صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 16 اپریل 2021ء بمطابق 03 رمضان المبارک 1442ہجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَیۡكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۙ o اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ o ؕ وَعَلَى الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَهٗ فِدۡیَةٌ طَعَامُ مِسۡكِیۡنٍ ؕ o فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیا کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی۔ چند مقرر دنوں کے روزے ہیں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اسی کے لیے بہتر ہے لیکن اگر تم سمجھو، تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو۔ و آخِرُ الدَعوٰانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: ‘Questions` Hour’: Question No. 10309, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

* 10309 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیراوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ اوقاف و مذہبی امور کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، محکمہ نے ضلع کرم کے لئے ترقیاتی فنڈ مختص کیا ہے۔

(i) محکمہ نے حال ہی میں ضلع کرم کے لئے ADP Scheme No. 164 / 1911110 میں کل 23 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ii) محکمہ کو ابھی تک ADP Scheme No. 164 / 1911110 میں ضلع کرم کے لئے کوئی فنڈ ریلیز نہیں کیا گیا ہے۔

(iii) محکمہ نے ابھی تک کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، Point of Order تو آپ نہیں دیں گے لیکن میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ ابھی بھی آپ حاضری دیکھ لیں، اگر جمعہ کے دن گیارہ بجے یا ساڑھے گیارہ بجے دیا کریں تو پھر اس کے بعد یہ حاضری بھی مکمل ہو گی اور لوگ جو دور دور سے آتے ہیں، مردان سے چارسدہ سے یا کہیں اور سے آتے ہیں، جو ہمارا سٹاف ہے، ہم لوگ تو پہنچ جاتے ہیں، Punctual ہیں لیکن وہ بیچارے لوگ پہنچ نہیں سکتے ہیں، آپ دیکھیں کہ صبح چھ بجے سوا چھ بجے مطلب روزہ بند ہوتا ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نے بات کی لیکن ہر آفس کی اپنی ایک Timing ہوتی ہے، صرف یہ اسمبلی کی Timing نہیں ہے، تمام آفسز کی اپنی Timing ہوتی ہے۔ جی، آپ اپنا سوال کریں، جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے، آپ جیسے کہتے ہیں، مطلب کہ Interfere ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن بات یہ ہے کہ آنے میں لوگوں کو ضرور کیونکہ روزہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطلب یہ کہ میڈم، آپ جو بحث کر رہی ہیں۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے آگے پیچھے دنوں میں کوئی ریکویسٹ نہیں کی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ پورے صوبے کو Challenge کر رہی ہیں، آپ جو بات کر رہی ہیں، یہ صرف اسمبلی تو نہیں ہے، سٹاف تمام ڈیپارٹمنٹس میں ہوتا ہے، پھر آپ سب کو Relaxation دے رہی ہیں، ہمیں تو گورنمنٹ بھی چلانا ہوتی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، رمضان میں تھوڑی سی اگر Relaxation دے دی جائے تو یہ کوئی بری بات تو نہیں ہے۔ بہر حال میرا کوئسچن ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ موجودہ ضلع کرم، میرا یہ سوال FATA کے متعلق ہے اور وہی Same جوابات آرہے ہیں، فوڈ پر میں نے سوال کیا، اس میں بھی یہی کہا گیا کہ بھائی کچھ ہم لوگوں نے خیر فنڈ تو مختص کیا ہے لیکن ہم نے کچھ نہیں لگایا ہے، پھر میں نے مواصلات پر سوال کیا، اس میں 112 ملین روپے تو ریلیز ہو چکے ہیں جس میں 24 ملین خرچ ہوئے ہیں، وہ جس کے Account میں پڑا ہوگا وہ منافع کھا رہا ہوگا۔ جناب سپیکر، ابھی یہاں پر میں یہ کوئسچن کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں بھی محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ ADP Scheme No. 164 / 1911110 میں کل 23 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، محکمے نے ابھی تک ADP سے ضلع کرم کے لئے کوئی فنڈ ریلیز نہیں کیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے ایک کوئسچن کرنا چاہتی ہوں کہ یہ جو قبائل ہیں، ان قبائل نے ہمارے ساتھ بڑے شوق سے Merger کیا ہے، ہمارے ساتھ، ہم ان کو کس چیز کی سزا دے رہے ہیں، نہ تو ہم ان کے لئے کوئی ترقیاتی کام کر رہے ہیں، 29 مئی 2018ء میں یہ قرارداد پاس ہوئی تھی جو کہ اسمبلی کا آخری دن تھا، اس کے بعد جب ان کا الیکشن ہوا، Merger ہوا، اس سے پہلے ہمیں ان کے لئے کوئی نہ کوئی وہ کرنا چاہیئے تھا، ہم ان کی محرومیوں کی سزا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کا کوئسچن ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں جناب سپیکر صاحب، بات سنیں، ان کی محرومیاں اتنی بڑھتی جا رہی ہیں، مجھے شک ہے کہ کہیں یہ اپنے صوبے کا مطالبہ نہ کر دیں کیونکہ ہم لوگ ہر جگہ پر یہ کہتے ہیں کہ ابھی اس کو، ٹھیک ہے ان کو تو پیسے اتنے ریلیز نہیں ہوئے ہیں کہ جس میں یہ کام کریں، کرم میں سڑکوں

کی حالت خراب ہو گی جناب سپیکر، سڑکوں کا وہ ہو گا، میں ان پر بات نہیں لا رہی ہوں لیکن بات یہ ہے کہ مجھے بتائیں کہ کیوں روڈز نہیں بن رہے ہیں؟ خوراک کے لئے پیسے رکھے گئے لیکن وہاں پر گوداموں کے لئے جگہ نہیں مل رہی ہے، پھر مواصلات، انٹرنیٹ وہاں پر نہیں ہے، صاف پانی وہاں پر نہیں ہے، ہسپتال وہاں پر نہیں ہے، کالجز وہاں پر نہیں ہیں، بچیوں کے لئے وہاں پر کوئی Facilities نہیں ہیں، نادرا وہاں پر نہیں ہے، پاسپورٹ وہاں پر نہیں ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کا سوال اوقاف کے بارے میں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اوقاف کے بارے میں ہے لیکن میرا یہ سوال متواتر قبائل کے بارے میں آرہا ہے، ظاہر ہے کہ قبائل کے بارے میں بات کرنا، میں خود بھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، قبائل کے بارے جو بات ہے وہ تو ایک Broad مسئلہ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بس اتنا کہتی ہوں کہ ہم ان کو کس نہج کی طرف لے کر جا رہے ہیں، بس میری یہی بات ہے کہ آخر یہ فنڈ آپ کیوں ریلیز نہیں کر رہے ہیں؟ آپ کہتے ہیں، بقول آپ کے کہ گورنمنٹ یہی کہتی ہے کہ ہم نے کھربوں روپے FATA کے لئے خرچ کر دیئے ہیں، ہم کوسچن کرتے ہیں کہ کہاں پر خرچ ہوئے ہیں؟ اس میں کچھ بھی نہیں آتا، اسی FATA پر میرے ایک سو کوسچنز جمع ہیں، ہر کوسچن کا یہی جواب ہو گا کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ دیکھیں، اس میں بے رحمی سے بات نہ کیا کریں، مطلب اس میں رحم دلی بھی ہونی چاہیئے، ہم لوگ ان لوگوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، ہم نے Merger کر دیا، کیا ان کے لئے پہلے سے کوئی پلان نہیں تھا؟ کیا ان لوگوں کو کھربوں جو آپ کی گورنمنٹ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم لوگ ان لوگوں کو کھربوں روپے دے رہے ہیں، ان کی ترقیات کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ میرا تو بس یہی کوسچن ہے، میں اس کوسچن پر اتنی زیادہ Detail سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے، میں تو صرف قبائل کے لئے، قبائل کے Eye opener کے لئے یہ لا رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه، دوئ چې دا کوم د نګهت بی بی سوال کښې Answer ورکړے دے نو دوئ په دیکښې دا ADP No. 164/ 191110 quote کړے دے، هسې زما په زړه کښې شک راغلو نو ما هغه را اویستلو، د ADP 2019-20ء ما سره ده، په دیکښې د دې ځائې Improvement دے، Rehabilitation, Construction and Reconstruction

د دې ، of Masajid and Maddrassas and Darululoom in Merged Areas د پاره چې دوئ Total cost اېښودلے دے ، هغه ايک سو ، او په هغې کښې هيڅ قسم ريليز نه دے شوے۔ بيا چې ما ورپسې د 2020-21ء اے ډی پی راواغستله نو بيا هم هغه څيز ايک سو Cost دے او په دې Allocation for 2020-21 د پاره هم هغه 100 دے ، دا سوال پيدا کيږی چې Total estimated cost 100 million دے ، Allocation for the current year 100, دے ، تر اوسه پورې يو پيسه خرچ شوې نه ده ، اوس خو مطلب دا دے چې په دې دوه مياشتو کښې به دوئ څه کوی؟ نگهت بی بی چې کومه خبره اوکړه ، زه هغه Endorse کوم او منسټر صاحب له هم پکار دی چې د خپل ډيپارټمنټ لږ خيال اوساتی ، دوئ ئے تپوس اوکړی ، دا د دوئ اخلاقی ، آئينی او قانونی ذمه داری ده چې دوئ د خپل ډيپارټمنټ نه تپوس اوکړی څکه چې دا خو مونږ د دې ځائې نه پاس کړو ، بهئ تاسو ورله دومره پيسې ورکړې ، اوس مطلب دا دے چې حکومت نه ورکوی ، دا د Concerned Minister يا د هغه ډيپارټمنټ چې کوم مشران وی ، دا د هغوی ذمه داری ده چې گورنمنټ سره کښينی ، ما خو د دې ځائې نه پاس کړو ، مونږه پرې دومره بحثونه اوکړل ، مونږ د دې ځائې نه Approval ورکړو ، بيا حکومت يا حکومت سره پيسې نشته يا حکومت دلچسپی نه اخلی ، لهذا په دې باندې منسټر صاحب که څه وائی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> *محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ۔*

<u>*محترمہ نعیمہ کشور خان:*</u> *شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ آپ نے جس طرح فرمایا کہ اوقاف کے حوالے سے کوئی کنفیوژن ہے، آج کے روزنامہ "مشرق" میں ہے کہ اوقاف کے جو فنڈز ہیں، جو اس ADP میں ہیں، صرف چند اضلاع کے لئے دیئے گئے ہیں، ہنگو اور کرک یہ دوسرے اضلاع کو بالکل محروم کیا گیا ہے، ایک روپیہ بھی ان کے لئے نہیں رکھا گیا۔ اوقاف کی مد میں اگر ہم کہتے ہیں کہ NFC میں ہر صوبے کو شیئر ملنا چاہیئے تو صوبائی فنانس کمیشن ہمارا کدھر ہے؟ پھر یہ ہر ڈسٹرکٹ کو کیوں نہیں ملتا؟ فنڈ نہ ہنگو کے لئے ہے نہ کرک کے لئے ہے، آج کا "مشرق" آپ اٹھا کر دیکھ لیں، یہ Ex-FATA وہ تو ویسے بھی محروم ہے، اگر اس کو دیا بھی ہے تو خرچ نہیں ہوتا لیکن صوبے میں رہتے ہوئے صرف چند اضلاع کو اوقاف نے وہ*

Allocation دی ہے، آج کے "مشرق" میں یہ بھی لگا ہوا ہے، یہ کیوں باقی اضلاع کو محروم رکھا گیا ہے ؟ اس کا Answer چاہیئے۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Zahoor Shakir Sahib, to respond.

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): میڈم نے جو سوال کیا ہے وہ ڈسٹرکٹ کرم کے حوالے سے تھا، انہوں نے ضلع کرم کے لئے کتنے وہ کئے ہیں، محکمہ نے کل دو کروڑ 30 لاکھ روپے مساجد اور مدارس کی تعمیر نو اور آبادکاری کے لئے منظور کئے ہیں، محکمہ تعمیر نو اور آبادکاری کے منصوبے اور دوسرے سول ورکس وغیرہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے ذریعے کراتا ہے، ضلع کرم میں مساجد و مدارس کی تعمیر نو اور آبادکاری کے لئے منظور کردہ منصوبے سی اینڈ ڈبلیو کرم کے ذریعے مکمل کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں سی اینڈ ڈبلیو کرم نے باقاعدہ ٹینڈر کا عمل مکمل کیا ہوا ہے اور کامیاب ٹھیکیداران کو Work orders جاری کئے گئے ہیں، یہ تمام منصوبے جون 2021ء کو مکمل ہونے ہیں، محکمہ اوقاف نے سی اینڈ ڈبلیو کرم کو منصوبوں کی بروقت تکمیل کے لئے ہدایات جاری کی ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کرم نے اپنی ضروری کارروائی مکمل کر کے ٹھیکیداران کو اس ہفتے باقاعدہ اجازت دی ہوئی ہے، اسی ہفتے منصوبوں پر باقاعدہ آغاز ہوا ہے اور منظور شدہ فنڈ سی اینڈ ڈبلیو کرم کو ٹرانسفر کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، میڈم نے بہت اچھی بات کی ہے، یہ جو محرومیاں ہیں، یہ بہت پہلے کی ہیں، ابھی تو ڈیڑھ سال ہوا ہے، یہ جو صوبائی اسمبلی کا ادھر الیکشن ہوا ہے، ان شاء اللہ قبائلی ڈسٹرکٹس کا جو Merger ہوا ہے، جو ڈسٹرکٹس ہیں، ابھی اس میں ہر سال ایک سو بلین روپے خرچ کئے جائیں گے۔ میڈم کو پتہ ہے کہ ہم نے اس دفعہ جو مساجد سنٹرل کرم میں خاص کر اس کو Mention کیا ہوا ہے، آپ یقین کریں کہ وہاں پر محرومیاں، میں خود بھی اسی علاقے کے نزدیک ہی رہتا ہوں، کرم کے بالکل ساتھ بارڈر پر رہتا ہوں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہاں پر جو محرومیاں ہیں، وہ بہت پہلے سے ہیں، اسی وجہ سے ہمارے لوگوں کی یہ توقع ہے کہ ان شاء اللہ Merger سے ان کے مسائل حل ہوں گے کیونکہ صوبے کے ساتھ جو Merger ہوا ہے، یہ جو محرومیاں ہیں وہ ختم ہو جائیں گی۔ باقی یہ ہے کہ فنڈ کیوں جاری نہیں کیا گیا ہے ؟ ہم نے کام کی تکمیل کے لئے سی اینڈ ڈبلیو کو فنڈز دیئے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ جلد از جلد وہ ٹینڈر کرا کے ٹھیکیداران کو Work order جاری کرے گا۔ جناب سپیکر، باقی جو دوسرا سوال میڈم نے کیا ہے کہ چند اضلاع تک محدود ہے، وہ پوری Detail ہے، اگر وہ چاہیں تو میں ان کو یہ Detail بھیج سکتا ہوں، اس میں ہم نے تقریباً سارے ڈسٹرکٹس کو Touch کیا ہوا ہے، کوئی بھی ایسا ڈسٹرکٹ نہیں جہاں پر ہم نے مساجد و مدارس میں فنڈ نہیں دیا ہو، میں میڈم کو وہ تفصیلات جو میرے

پاس ہیں، یہاں پر پڑی ہیں، وہ میں فراہم کردوں گا کیونکہ وہ بڑی تفصیل ہے، وہ پینتیس چھتیس جگہیں ہیں جہاں پر ہم نے کام کیا ہے، ٹھیک ہے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میری بات کا جواب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے خوشدل خان صاحب کو Reply نہیں کیا ہے، تاسو خوشدل خان صاحب ته Reply ور نه کړه۔ خوشدل خان صاحب نے کچھ پوچھا تھا، اس کا Reply آپ نے نہیں دیا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: د Merged area د پاره 100 million cost ایښودلے شوے دے، Allocation هم شوے دے، اوس ته اوګوره، ADP throw forward هم Nil ده، یعنی دا د 2020-21ء نه Behind تللې هم نه شی، آیا که دا تاسو ته په دې یو دوه میاشتو کښې ریلیز نه شی نو It will become lapsed، دا خو به Lapse شی ځکه چې بیا بل جون کښې به بیا بل دغه کیږی ځکه چې دیکښې Throw forward نشته دے، It means چې دا پراجیکټ به په دې کال کښې خامخا Complete کیږی ځکه چې دې Throw forward کښې دا Ongoing دے، د 2019-20ء بیا د 2020-21ء نه مخکښې او بیا 2021-22ء نشته ځکه Throw forward نشته، It means چې تاسو به دا ایک سو ملین په دې کال کښې لګوئ، که تر اوسه پورې تاسو یو پیسه هم په دیکښې ریلیز کړې وی نو دې هاؤس ته تاسو اووایئ چې آیا تر اوسه پورې څومره ریلیز کړی دی؟ او که نه مو وی کړی نو آیا د حکومت څه اراده شته دے او که نه؟ دا پیسې به بیا واپس Lapse شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ظہور شاکر صاحب۔

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: خوشدل خان صاحب، زمونږ ان شاء الله داسې د Lapse کولو اراده نشته دے خو د کورونا د وجې نه لږ صورتحال ټپ شوے دے، د تیر شوی کورونا د وجې نه دا شې Slow شوے وو، ان شاء الله زمونږ د طرف نه څه هم پاتې نه دی، د سی اینډ ډبلیو د طرف نه مونږ باقاعده سخت کوشش

کړے دے خو دغه تاسو ته هم پته ده چې که Umbrella schemes وی یا په ADP کښې وی نو هغه ټول د صوبې سکیم وی او هغې کښې ټول پی سی ون جمع کیږی، بیا ټوله PWP پرې کیږی۔

Mr. Deputy Speaker: Ji Madam, satisfied?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہاں پر چیز اجاگر کرنا میرا کام ہے، اس وقت ہمیں لوگ Live دیکھ رہے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ میرا یہ As a legislator کام ہے کہ میں ہر اس ضلع کی نمائندگی کروں کہ جس ضلع میں محرومیاں ہیں، میں یہی آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارا سوال لانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم کسی پر تنقید کریں یا ہم کسی کو Let down کریں، ہمارا سوال لانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم توجہ اس طرف دلائیں کہ بھائی یہ طبقہ محرومیت کی طرف جا رہا ہے، آپ دیکھیں کہ آپ نے سب سے پہلے یعنی اس گورنمنٹ نے آتے ہی سب سے پہلے کیا؟ معدنیات لے لی ہیں، معدنیات تو ان لوگوں سے لے لی گئی ہیں، اس کے بعد ترقی کا ابھی تک ایک چھوٹا سا قدم بھی آگے نہیں بڑھا، بس یہ ہے کہ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ کے نالج میں لا رہی ہوں، میں نہ تو اس کو کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میں نے کمیٹیوں سے Resign کیا ہوا ہے، ظاہر ہے نہ تو میں کمیٹی میں آنا چاہتی ہوں اور نہ میں اس سے Satisfied ہوں، ہم نے جو FATA کے Specially جو لوگ ہیں، ان کا نہ ہمیں کوئی جواب ملے گا، یہ آپ کی حکومت بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا ٹائم پورا کر کے چلی جائے گی، جناب سپیکر، دوسری گورنمنٹ جب آئے گی تو اس میں ہم لوگ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور ہوں گے لیکن بات یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ہم ٹریژری بنچز میں ہوں، ہم لوگ پھر شاید اس کا کچھ حل نکال لیں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 10699, Mr. Mir Kalam Khan Sahib.

* 10699 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ماحولیات میں سال 2018ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ، اخباری اشتہارات، کیڈر بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام

فراہم کئے جائیں، نیز سال 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق(وزیر ماحولیات وجنگلات وجنگلی حیات)(جواب) جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت و افرادی قوت نے پڑھا): (الف) ہاں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کل پندرہ افراد بھرتی کئے گئے ہیں جو کہ یا تو فوت شدہ ملازمین کے کوٹہ کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں، جہاں تک سال 2022ء تک مزید افراد بھرتی کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ جب تک SNE منظور نہیں ہوئی ہو، ہم نئی پوسٹ و بھرتی کی کوئی تفصیل فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میرے کوئسچن کا جواب تو دیا ہے لیکن میڈم نے جس طرح کہا کہ یا تو ہم اس طرح Expect کرتے ہیں کہ کوئسچن کا جواب اس طرح ہونا چاہیئے یا تو ڈیپارٹمنٹ والے اس طرح سوچتے ہیں، مجھے تو اس کے درمیان ایک فاصلہ نظر آرہا ہے، جس طریقے سے ہم جواب مانگتے ہیں اور جس طریقے سے وہ جواب دیتے ہیں، اس میں بڑا فرق ہوتا ہے، بد قسمتی یہ ہے کہ یہاں پر جب ہم بات کرتے ہیں، اکثر منسٹرز صاحبان ہمارے سینیئرز ہیں، ہمارے Colleagues ہیں، ہم بھی اس طرح سے Reasoning نہیں کر سکتے تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں جی۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر صاحب، اس سوال میں میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اس میں تقریباً تین چیزیں بالکل Miss کی گئی ہیں، ایک یہ کہ اس میں لکھا گیا ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ جواب کون دے گا؟ نمبر ایک، اس میں وہ اخباری اشتہار نہیں دیا گیا ہے، یہ جو پندرہ آسامیاں دی گئی ہیں، دوسرا اس میں یہ ہے کہ اس میں گریڈ گیارہ یا گریڈ آٹھ کی آسامیوں پر بندوں کو بھرتی کیا ہے لیکن اس میں نارتھ وزیرستان کا کوئی بندہ بھی شامل نہیں۔ تیسری بات اس میں یہ ہے کہ جتنے بھی بندے بھرتی ہوئے ہیں، ان پندرہ میں Non local زیادہ اور Local کم ہیں، میرے خیال میں تو قانون یہ ہے کہ لوکل لوگ ہوں گے کلاس فور پر یا ڈرائیور پر، اس لئے میں اس پر زیادہ ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتا ہوں، اس سے بہتر یہ ہو گا کہ اس کوئسچن کو کمیٹی میں Refer کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی ؟ جی نثار احمد خان صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه جناب سپیکر صاحب، د دې سره سره زه د وزیر ماحولیات صاحب نه دا غوښتنه کوم چې زما په حلقه کښې کوم د اوسپنې کارخانې بغیر د فلټر نه لګی او محکمه ماحولیات هغې ته چې کوم Permission ورکړے دے، هلته کومې بیمارئ او مرضونه پیدا کیږی او تکلیف دے، د بهر نه خلق راځی، ډیر زیات ئے ماحول ګنده کړے دے جناب سپیکر، مونږه ماحولیات ډیپارټمنت ته Application هم ورکړے دے خو تر اوسه پورې په هغې باندې هیڅ عمل او نه شو، یو وارې، دوه وارې مونږ هغه په ډی سی باندې بندې هم کړې خو د هغې نه پس د ماحولیاتو محکمې هغه واپس کهلاؤ کړې، لهذا مهربانی اوکړئ چې د دغې وضاحت اوکړئ، آیا دلته فلټر ولې نشته، دا ولې دوئ کهلاوهی بار بار چې بندیږی او بیا ئے کهلاوهی۔ مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، د میر کلام خان چې کوم کوئسچن دے، ډیر Elaborate، ډیر په وضاحت سره هغه پوښتنه کړې ده، ډیپارټمنټ خو ورنه ځان خلاص کړے دے، دومره آسان جواب ئے ورکړے دے چې هغوی دا وائی چې مونږ سره Total vacancies fifteen دی او په ټولو باندې مونږ Deceased son بهرتی کړی دی، مونږ میډیکل بورډ باندې کړی دی، آیا چې دوئ تاسو د کومې کوټې لاندې کړی دی، نه د دوئ ډومیسائل شته، نه د هغوی میډیکل رپورټ شته، لکه ډیپارټمنټ ورسره ډیره زیاته یو چالاکی غوندې کړې ده، لکه دا خو It means that deceased son خو د هغې به خپل یو طریقه کار وی، د هغې زه منم چې هغه Hundred percent دے، Retired son quota تاسو سره Total vacancies نو twenty-five percent of total vacancies, څومره دی؟ پکار ده چې تاسو ورته Vacancies اوښایئ چې ما سره دومره په دې ټول، ځکه چې دا د یو ضلعې خبره ده، دا د یو یونین کونسل خبره نه ده، د ټاؤن خبره نه ده، دا د ضلع شمالی وزیرستان یو لویه ضلع، چې آیا په دیکښې څومره Vacancies دی، دا زه Endorse کوم۔ جناب سپیکر، د میر کلام خان

It should be referred to the Committee concerned for ریکویسٹ چی further elaboration. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جب ہم ماحولیات کی بات کرتے ہیں، یہاں پر Vacancies کی باتیں ہو رہی ہیں، اس دن میں نے آپ کے چیمبر میں بھی آپ سے ڈسکس کیا تھا لیکن اس پر بات نہیں ہو سکی ہے۔ پھر بات یہ ہے کہ جب ہم ماحولیات کی بات کرتے ہیں، جب فارسٹ کی بات کرتے ہیں، ماحولیات میں درخت بہت اہمیت رکھتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، یہ تو خیر FATA کا کوسچن ہے لیکن میرا Related supplementary یہ ہے کہ منسٹر صاحب تو ہے ہی نہیں، کہ ابھی نشتر آباد میں فلیٹس بن رہے ہیں، وہاں پر ایک سو سالہ اور اسی (80) سالہ جو درخت ہیں، ان کو کاٹنے کے لئے Mark کیا گیا ہے جبکہ پیر گلاب شاہ، شاہی باغ اور سکندر پورہ میں ایک ایک سو سال اور اسی اسی سال کے جو درخت ہیں، یہ جو ہماری ثقافت ہیں، ہمارا اثاثہ ہیں، ماحولیات جو آپ کے لیڈر کا Vision ہے کہ بلین ٹری، ان کو کاٹ کر کہاں پھینکا گیا، کس کو بیچا گیا اور وہ کیوں کاٹے گئے؟ سو سال اور اسی سال بہت ہوتے ہیں، ابھی ان پر بھی Marking ہو چکی ہے، اس کے لئے کچھ ایسا Design بنایا جائے کہ ایک تو فلیٹ والوں کو سایہ بھی دے سکے کیونکہ اس سے ٹھنڈک بھی پیدا ہوتی ہے، اس سے ہماری ثقافت، ہمارا جو ماحولیات کا سسٹم ہے، وہ بھی ٹھیک رہے گا، بجائے اس کے کہ ہم بلین ٹری لگا رہے ہیں، وہ پتہ نہیں جب ہم مر کھپ گئے ہوں گے، کہیں سو سال کا ہو گا یا پچاس سال کا ہو گا، چالیس سال کا ہو گا لیکن مجھے یہ بتائیں کہ ایک سو سال جو Already ہے، اسی سال کے ہیں، ان کو کیوں کاٹا جا رہا ہے، ان کی Marking کیوں کی جا رہی ہے؟ آپ اس پر رولنگ دیں کہ جب تک اس کے Design سے آپ Satisfy نہیں ہوتے ہیں، اس چیز سے ہمارا کام ہے، میں آپ کے اور اس اسمبلی کے نالج میں لانا چاہتی ہوں کہ اس پر آپ رولنگ دیں، اس کو اس وقت تک نہ کاٹا جائے جب تک بیٹھ کر بات نہ کی جائے، یہ کیوں اس کو انہوں نے Marking کی ہے؟ یہ تو ایک Land mafia ہے جو کہ اس کو کاٹ کر پھر بعد میں بیچ دیتا ہے، جناب سپیکر صاحب، میری یہ آپ سے ریکویسٹ ہو گی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Mr. Shaukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ جو میر کلام صاحب کا کوسچن ہے، اس میں بڑا Simple جو انہوں نے کوسچن کیا ہے، وہ بڑا Clear ہے کہ جی کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں؟

بھرتیاں تو تب ہوتی ہیں جب کوئی SNE approve ہوتی ہے، جناب سپیکر، جب SNE approve ہوتی ہے تو اس میں پھر کوٹہ بھی آتا ہے، سب کچھ آتا ہے لیکن یہاں جو بھرتی ہوئی ہے، یہ Purely son quota۔ میڈیکل پر جو ریٹائرمنٹ ہوتی ہے، ان کی ہے، وہ ایک سلسلہ چلتا رہتا ہے، اس طرح کی پوسٹیں نہیں آئی ہیں۔ جو انہوں نے تفصیل مانگی ہے وہ تو تب ہوتی ہیں جب آپ نئی بھرتیاں کریں، اس میں آپ کوٹہ بھی دے سکتے ہیں، پھر اس میں آپ فریش بھرتیاں بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے جو کوئسچن کیا، اس کا جواب تو یہی ہے کہ ابھی تک کوئی فریش بھرتی نہیں ہوئی ہے، صرف وہ جو ریٹائر ہوتا ہے اس کی جگہ اگر Son quota ہے تو وہ Son quota پر آجاتا ہے، اگر میڈیکل پر ریٹائر ہوتا ہے، میڈیکل کوٹہ اس میں Exist کیا جاتا ہے۔ اب جو نگہت اورکزئی صاحبہ نے بات کی، انہوں نے بڑی Important بات کی، بالکل ایسا ہی ہوگا، یہ آج ہی جو ہمارے انوائرونمنٹ والے بیٹھے ہیں، یہ اس کا نوٹس لیں، اگر کوئی غلط درختوں کی کٹائی ہو رہی ہے تو اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم روکیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میر کلام صاحب، آپ Satisfied ہیں؟

<u>جناب میر کلام خان</u>: نہیں جناب سپیکر، اس میں Simple بالکل نہیں ہے، میرا کوئسچن اگر آپ دیکھیں تو میں نے بالکل انتہائی تفصیل سے ان چیزوں کو مانگا ہے۔ میں اس کوئسچن کو پڑھتا ہوں، آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ماحولیات میں سال 2018ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میں نے (ب) میں پوچھا ہے، میں نے اس میں نوٹ کیا ہے، نمبر ایک، Short ,short کہ کس قانون کے تحت؟ اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ نمبر دو، تمام افراد کی درخواستیں میں نے مانگی ہیں، اس میں وہ درخواستیں نہیں ہیں۔ نمبر تین، شناختی کارڈز ہم نے مانگے ہیں، ان کے NICs نہیں ہیں۔ نمبر چار، ڈومیسائل ہم نے مانگے ہیں، وہ بھی نہیں ہیں۔ نمبر پانچ، تعلیمی اسناد ہم نے مانگی ہیں، وہ بھی نہیں ہیں۔ نمبر چھ، بھرتی آرڈرز ہم نے مانگے ہیں، وہ بھی نہیں ہیں۔ نمبر سات، سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی اس میں کوئی Detail نہیں دی گئی ہے، اخباری اشتہار اس میں نہیں دیا گیا ہے، اس میں بالکل سادے سے نام دیئے گئے ہیں، ان میں تقریباً میں نے سات آٹھ چیزیں مانگی ہیں، اس میں کوئی چیز Attach نہیں کی گئی ہے، میرے خیال میں اس کوئسچن کو کمیٹی میں بھیجنے کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اگر ان کو Satisfaction نہیں ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 10699, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 10503, Ms. Shagufta Malik Sahiba.

* 10503 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں کاروبار کی حالت غیر تسلی بخش ہے جس کی وجہ سے تاجر برادری کافی پریشان ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تجارت وکاروبار کی غیر تسلی بخش حالت کی وجوہات کیا ہیں، کاروبار کو بہتر بنانے کے لئے صوبائی حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، آیا ان حالات میں تاجر برادری کو ریلیف دینے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور جاری ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، زما د سوال خو جواب نه دے راغلے، زه اوس نه پوهیږم، تاسو ته اوس څه وئیلې شو، ستاسو حکومت دے، ستاسو ډیپارټمنټ دے، اوس تاسو ماله جواب راکړئ چې دې سره څه اوکړو؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Mr. Karim Khan Sahib.

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، دا رولنګ وو چې د کوم سوال جواب نه وی راغلے نو هغه به کمیټئ ته Refer کوؤ۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): شکریه جناب سپیکر صاحب، زه خو بالکل ورته تیار یم او ما معلومات اوکړل چې پرون Reply لیټ شوې وه نو د هغې د وجې نه دغه جواب نه دے ورکړے شوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کریم خان صاحب، اوس دلته ما هاؤس چیئر کولو چې ستاسو ډیپارټمنټ والا راؤړو چې دا شامل کړه، دا خو زما په حساب باندې ډیر غلطه خبره ده، بار بار وائی چې دوه ورځې مخکښې، تاسو خپل ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړئ، څنګه چې سپیکر صاحب مخکښې وئیلی وو چې د کوم Reply نه راځی نو مونږ به ئے ډائریکټ کمیټئ ته لیږو، که دا تاسو Oppose کوئ یا که نه ئے کوئ، زه خو ئے هاؤس ته Put کوم، که تاسو ئے کمیټئ ته لیږئ او که نه ئے لیږئ جی۔

معاون خصوصی صنعت وحرفت: ټهیک شوه جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 10503, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say, ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 10541, Ms. Humaira Khatoon Sahiba.

* 10541 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوراس کے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17اوراس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اوراس کے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اوراس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، سکیل اور اضافی پوسٹوں پر خدمات کا دورانیہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وار تعداد کیا ہے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی معدنیات): جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف پراجیکٹس میں گریڈ 17 اوراس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کے تحت چلنے والے پراجیکٹس میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ17اوراس سے بالا سکیل کے افسران کو پراونشل پراجیکٹ پالیسی کے تحت اضافی چارج تفویض کیا گیا ہے، ان کے نام، سکیل،

موجودہ پوسٹوں پر تعیناتی کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ محکمہ ہذا کے بیشتر پراجیکٹس کو 30 جون 2021ء کو ختم ہو رہے ہیں، مزید براں گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے کسی بھی پراجیکٹ میں کوئی تعیناتی عمل میں نہیں لائی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے، اس میں میرے دو ضمنی سوالات ہیں، ایک یہ کہ اگر یہاں پر مانا گیا ہے کہ ایک فرد کو دو دو عہدوں کا ہم اضافی چارج دیتے ہیں، اس میں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک فرد کا دو اہم عہدوں پر ایک سال تک تعیناتی کیوں ضروری سمجھی گئی ہے؟ دوسرا اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا جب دو عہدوں پر ایک فرد کی تعیناتی ہوتی ہے، آیا وہ تمام مراعات جو اضافی ہوتی ہیں، ان سے بھی مستفید ہوتا ہے؟ یہ میرے دو ضمنی سوالات ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, please. Ji, Nisar Mohmand Sahib.

جناب نثار احمد: شکریه جناب سپیکر صاحب، یو خو چې کله مونږه په سپلیمنټری یا په Point of Order باندې خبره کوؤ نو مونږ ته د هغه طرف نه د غه ملاؤ شي چې تاسو Concerned Minister or department سره کښینئ، مونږه دوه سوه ځل کښیناستلو خو د هغې هیڅ نتیجه نه رااوځي. زما به خواست وی چې مونږ له On the Floor په دې ځائې جواب راکړئ، که بنه جواب راکوئ، که بد راکوئ خو چې مونږه ئې دلته واؤرو او نور خلق ئې هم واؤرې چې یره دوئ مونږ ته څه وائي؟ ځکه چې دا د هغه ناستې نه مونږ ته څه د غه نه راځي. ما مخکښې دغه یو پیش کړو، هغه دا وو چې زما په حلقه کښې ما سره اوسه پورې ریکارډ هم پروت دے چې زما په منرل ډیپارټمنټ کښې چې د هغه دا Jurisdiction نه دے، هغه په Marble scrape یا په Industrial خومره چې هغه Product دے په هغې باندې هغه ټیکس واخلی، هغه Royalty جمع کړی، بیا ماته ئې اووئیل چې هلته کښینه، زه هلته کښیناستم، هیڅ فائده اونه شوه. زه نن د دې سوال نه فائده اغستل غواړم چې د دې وضاحت اوشی، ما سره پراته دی، په هغې باندې په هغه Truck marble scrape باندې زما مخامخ لیکلی دی چې زه د دې یو Receipt نه زه Royalty اخلم، دا زه د Crush نه اخلم، دا Industrial product دے، جناب سپیکر، وضاحت دې اوکړی منرل منسټر صاحب دې د خپل ډیپارټمنټ نه

معلومات اوکړی چې آیا دا د ده Jurisdiction دے او که نه دے؟ دا د ده Right دے او که نه دے؟ مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، تاسو څه سپلیمنټری کولو؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه، داسې روزانه په مونږه باندې خیال ساته، کوآپریشن کوه، خبره به ډیره ښه روانه وی۔ گوره سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر زه د ټولو سره یو رنگ سلوک ساتم، زما د پاره ټول Honourable Members دی خو زه به تاسو ته هم ریکویسټ کوم چې تاسو هم لږه گزاره کوئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زما په دیکښې سپلیمنټری کوئسچن دا دے، زمونږه بی بی ورنه دا تپوس کړے دے چې آیا پراجیکټ کښې تاسو افسرانو ته دا ایډیشنل چارج ورکړے دے، and above 17 له؟ نو هغوی وائی چې او مونږه ورکړے دے، زه د ډیپارټمنټ نه دا تپوس کوم چې آیا دغه پالیسی چې کومه د پراجیکټ پالیسی ده، دا دې گورنمنټ جوړه کړې ده، د دې نه مخکښې هم هغه پالیسی ده And that is still intact، هغه پالیسئ کښې Additional charges provision نشته دے، هغې کښې دا ده چې یا خو ته Open market نه به اخلې، د هغې Advertisement به کوې، د هغوی سلیکشن به کوی او یا به د بل ډیپارټمنټ نه په Deputation راځی، نو دا څه Additional charge خو ته دا Favoritism کوې، لکه هغه به د هغه خپل سیټ تنخواه هم اخلی، هغه بادشاهی به هم نه پریږدی او دا بادشاهی به هم کوی، نو آیا مطلب دا دے چې یو تن، لکه فرض کړه For example زه به تاسو ته اووایم چې یو ایډیشنل سیکرټری به واخلم، For example یو ایډیشنل سیکرټری هلته هم په 19 باندې کار کوی، په خپل Parent department کښې هم او هغه سره به بیا د پراجیکټ چارج هم وی نو هغه Double amount اخلی، Double benefits به اخلی، په دغه کښې د هغوی گاډی، دا په پراجیکټ پالیسی کښې ممانعت دے، دا Prohibited ده، دا به نه کیږی، یا خو به هغه د Open market نه اخلی یا به په Deputation باندې،

خپل ډیپارټمنټ به پریږدی او په Deputation باندې به ځی۔ نو د دې لږ وضاحت اوکړئ، مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Arif Ahmadzai Sahib.

معاون خصوصی برائے معدنیات: شکریه جناب.سپیکر صاحب، کوم کوئسچن چې دوئ کړے دے، ساده کوئسچن دے، یره پراجیکټ چلیږی که نه؟ پراجیکټ بالکل چلیږی او د هغې اضافی چارج د قانون مطابق ورکړے شوے دے، د Rules مطابق چارج ورکړے شوے دے، ضمنی کوئسچن پکښې د دوئ دا دے۔ دویم کوئسچن هم دا سې دے، گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج تفویض کیا گیا ہے، وہ تفصیل بھی اس کے ساتھ فراہم کی گئی ہے جن کو اضافی چارج دیا گیا ہے، تنخواہ اگر آفیسر لیتا ہے تو وہ تو صرف ایک ہی محکمے کی اور ایک ہی چارج کی لیں گے اور جو اضافی مراعات ہیں، شاید کوئی Allowances وغیرہ ہوں، شاید وہ ان کو ملیں گے لیکن تنخواہ ایک ہوتی ہے، دو تنخواہیں کوئی بھی افسر نہیں لیتا، اگر پھر بھی ان کو کوئی Doubt ہے تو بے شک آ جائیں، میں ان کو پوری تفصیلات دے دوں گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ده، منسټر به مونږه ته معلومات راکړی۔

معاون خصوصی معدنیات: بالکل جی، خوشدل خان، تاسو راشئ که دا خبره داسې وی نو بالکل هلته به۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈم حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں جو Main نکتہ ہے، اس میں جو بنیادی نکتہ ہے، وہ یہی ہے کہ جس کے بارے میں جو عارف احمد زئی صاحب بتا رہے ہیں، میرے خیال سے وہ خود بھی اس لحاظ سے Clear نہیں ہیں، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ وہ اضافی چارج کی صورت میں کیا وہ مراعات لیتے ہیں؟ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ شاید لیتے ہیں، اگر لیتے ہیں تو دیکھیں آپ کے اوپر خود ایک سوالیہ نشان بن رہا ہے کہ ہم یہ دعویٰ کر کے کہتے ہیں، لوگوں کو، عوام کو یہ امیدیں دلاتے ہیں، آپ کی پارٹی خصوصاً اس امید کے ساتھ آئی تھی کہ آپ نئی Jobs create کریں گے، اب آپ کے پاس کیا اتنا قحط الرجال پڑ گیا ہے کہ آپ کے پاس لوگ ہی نہیں ہیں کہ آپ نئے لوگوں کو Jobs دیں؟ لہٰذا یہ ایک بڑا اہم نکتہ ہے، اس میں

بہت بڑے ٹیکنیکل مسائل ہیں جناب سپیکر، اس لئے میری آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو کمیٹی میں Refer کریں، میرے پاس وہ ساری Details موجود ہیں جو کہ اس سوال کا جواب بالکل برائے نام دیا گیا ہے، مجھے پتہ ہے کہ اس میں مراعات بھی حاصل کرتے ہیں، وہ دو دو عہدوں سے مستفید بھی ہوتے ہیں، آپ خود سوچیں ایک بندہ ایک عہدے کی ضرورت، اس کی Requirement پوری نہیں کر سکتا تو وہ دو عہدوں پر رہ کر کیسے پوری کر سکتا ہے؟ اس لئے اس میں کافی Contradiction ہے، میرا خیال ہے، اس کو آپ کمیٹی میں Refer کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب عارف احمد زئی صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات</u>: میڈم، میں اس پر Clear ہوں، کوئی اس میں Doubt نہیں ہے، میں شاید نہیں کہہ رہا ہوں، ان کو جو Allowances مل رہے ہیں، وہ Rules کے مطابق مل رہے ہیں، Rules کے بغیر کوئی Allowances کسی بھی آفیسر کو نہیں مل رہے ہیں، آپ کو اگر پھر بھی Doubt ہے، میں پھر بھی آپ کو یہ Offer کرتا ہوں، آپ میرے آفس میں آ جائیں، میٹنگ کر لیں، ہم ساروں کو بلا لیں گے، سیکرٹری صاحب آ جائے گا اور جو بھی وہاں پر Realities ہیں وہ آپ کو بتا دیں گے، کوئی ایشو نہیں ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: جناب سپیکر، ایک وضاحت ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ، میں ان کا پوائنٹ لے لوں۔ جی حمیرا خاتون۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر، اس میں منسٹر کی ذاتی لین دین کی بات تو نہیں ہے، میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں Refer کریں، اس میں مسائل ہیں، اس کو Detail میں ڈسکس کر لیں گے، اس کو کمیٹی میں Refer کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے، کیا آپس میں بات کرنے سے وہ مسئلہ حل ہو جائے گا؟ یہ تو ایک مسئلہ ہے کہ اس وقت آپ کے بڑی High post کے اوپر جو دو دو اہم عہدوں سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں، وہ مراعات لے رہے ہیں، اس کی گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں، پٹرول استعمال ہو رہا ہے، اس کے Allowances استعمال کر رہے ہیں، وہ جو اپنی تنخواہوں سے زیادہ وہ مراعات Allowances لے رہے ہیں، آخر کیوں لے رہے ہیں؟ وہی Jobs خالی ہوں گی، آپ ہی کی گورنمنٹ کے لوگ آئیں گے، ان کے اوپر بیٹھیں گے، تو آپ ہی کے لوگوں کو وہ ہو گا، ہمارا اس میں تو کوئی نہیں آئے گا، لہذا آپ اس کو کمیٹی میں Refer کر لیں، پلیز، احمد زئی صاحب سے بھی میری درخواست ہو گی کہ وہ یہ تعاون کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، سپیشل اسسټنټ دا اووئیل چې یره هغه اخلی او هغه According to the rules اخلی، ټهیک ده، According to the rules مطلب دا دے چې Payment کیږی خو زما کوئسچن دا دے چې Whether he is entitled to receive such allowances or not؟، آیا هغه اغستلې شی؟ او تنخواه ګانې خو به ټول د قانون مطابق او د سکیل مطابق به ورکوی، د ګریډ مطابق Allowances به ورکوی۔ اوس تاسو جی اوګورئ، په سیریل نمبر 3 باندې دوئ وائی چې.Geological mapping of Khyber Pakhtunkhwa، دے وائی محمد اصغر خان ایډیشنل سیکرټری، پراجیکټ ډائریکټر BPS 19، اوس لکه دوئ په خپل ډیپارټمنټ کښې 19 ګریډ کښې As a Additional Secretary، دا سیریل نمبر 3 باندې تاسو اوګورئ، او دے پراجیکټ ډائریکټر هم دے ، لکه دوئ وائی چې دا ځکه مونږه دوئ له دا ایډیشنل چارج ورکړے دے چې Due to shortage of officers in the department ، دا خو په ډیپارټمنټ کښې یو پراجیکټ دے ، It is a part of department، د دې پراجیکټ د پاره خو ته بیا نوې اپوائنټمنټ به کوې، ته به هغه د پراجیکټ پالیسی مطابق کوې، دا نه چې ته به خپل ډیپارټمنټ کښې خلقو له ورکوې او هغه به فائده اخلی، بے روزګاری زیاته ده، نن Highly qualified خلق په Streets کښې ګرځی، نن دا جرائم ځکه هم زیات شو چې یو یو افسر سره پینځه پینځه پوستونه دی او هغه پینځه پوستونو سره ګومره ګاډی دی، هغې سره ګومره مراعات دی، ګومره پټرول دی، اخر دا به چرته ځی؟ نو د دې جواب به آیا د Rule مطابق Whether they are entitled or not?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عارف احمد زئی صاحب۔

معاون خصوصی معدنیات: خوشدل خان صاحب، دا پراجیکټ چې کوم دے ، دا په 30 جون باندې د ختمیدو والا دے ، ټول پراجیکټ ختمیږی او چې کوم کسان تاسو وایئی چې یره دا په دې باندې اضافی دغه راځی، زما خیال دا دے ، زما سوچ دا دے چې که په دغه پراجیکټ کښې New recruitments او نوې خلق راځی، د دې نه به زیات په هغې باندې دغه راځی، پراجیکټ چې کوم دے د ډیپارټمنټ

خلق پخپله بنه مزيدار چلولې شی، هر يو کار چې کوم دے ټهيک روان دے، اضافی تنخواګانې هغوی ته نه ملاوېږی، کوم چې تاسو وايئ چې يره اضافی هغه کيږی، زما خيال دے چې دغه سره زمونږه بچت کيږی خو بهرحال زه خبرې ته تيار يم، که ستاسو څه مسئله وی، لکه زه دا پټوم راپټوم نه، Floor of the House وايم چې که څه Doubts وی نو بالکل تاسو راشئ ان شاءالله هغه به Clear کړو، هيڅ دغه به نه وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میډم، تاسو عارف احمد زئی صاحب سره په آفس کښنې کښينئ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر، منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> احمد زئی صاحب، تاسو ئے کميټۍ ته Refer کوئ، هغوی ريکويسټ کوی چې کميټۍ ته ئے تاسو۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات:</u> کميټۍ ته ئے ورکړئ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> اگر کمیٹی میں چلا جائے تو اور بھی Detail آ جائے گی۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات:</u> ٹھیک ہے میڈم، اگر آپ چاہتی ہیں تو اس کو کمیٹی میں Refer کرتے ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question No. 10541, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 10735, Ms. Naeema Kishwar Sahiba.

* 10735 _ <u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت صوبے کو ماحولیاتی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؛

(ب) بلین ٹری منصوبے کا کریڈٹ مرکزی حکومت حاصل کر رہی ہے یا صوبائی حکومت کو اعتماد میں لیا گیا ہے؛

(ج) Shopping bags پر پابندی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلات و جنگلی حیات) (جواب) جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت نے پڑھا): (الف) ادارہ تحفظ ماحولیات کی مرکزی دفتر پشاور اور علاقائی دفاتر ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، سوات نے پچھلے ایک سال کے دوران ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے مجموعی طور پر 1108 انسپیکشنز کئے ہیں، ادارہ تحفظ ماحولیات نے مجموعی طور پر 3323 استغاثہ جات ماحولیاتی عدالت Environmental Protection Tribunal میں جمع کروائے ہیں، عدالت نے 1661 استغاثہ جات میں 6 کروڑ روپے کے جرمانے لگائے ہیں۔ اس کے علاوہ Stone crusher کے لئے SOPs بھی بنائے گئے جن پر عمل درآمد کرایا جارہا ہے۔ موجودہ بھٹہ خشت ڈیڑھ سو سالہ پرانے ماڈل پر چل رہے ہیں، ان بھٹہ خشت میں جدت لانے کے لئے محکمہ ماحولیات نے نیا ماڈل Zigzag کے نام سے متعارف کرانے کے لئے ایک پراجیکٹ منظور کیا ہے جس کے تحت دو بھٹہ خشت کو شراکت داری کی بنیاد پر تعمیر کیا جائے گا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اب تک 150 بھٹہ خشت کو Zigzag ماڈل میں تبدیل کرنے کے لئے نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں اور اس پر کام جاری ہے۔ حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا کو ماحولیاتی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے حال ہی میں ایک ارب پودوں کا منصوبہ کامیابی سے پایا تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اس سال ٹن بلین ٹریز سونامی منصوبے کے تحت بڑے پیمانے پر شجر کاری 2019ء کر رہی ہے جس کے تحت اب تک کروڑوں کی تعداد میں پودے اگائے اور لگائے گئے ہیں، مزید شجر کاری انتہائی تیزی کے ساتھ صوبہ خیبر پختونخوا میں مزید چار سال میں ایک ارب پودے 2023ء تک پیدا کرنے اور لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جس کی تکمیل کی معیاد مقرر ہے۔

(ب) ٹن بلین ٹری منصوبہ خیبر پختونخوا حکومت کا اور وفاقی حکومت کے باہمی اشتراک سے خیبر پختونخوا میں جاری ہے جس کا آدھا فنڈ خیبر پختونخوا اور آدھا فنڈ حکومت پاکستان برداشت کر رہی ہے، اس میں وقتاً فوقتاً صوبائی اور مرکزی حکومت کے درمیان باقاعدہ میٹنگز منعقد کی جاتی ہیں، منصوبے کے پیش رفت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

(ج) حکومت خیبر پختونخوا نے سال 2017ء میں قابل تحلیل Shopping bags کے لئے قانون پاس کیا تھا جس کے تحت چند مخصوص پلاسٹک کی اشیاء پر پابندی لگائی گئی تھی۔ اس قانون کے تحت 83 کارخانوں اور بڑی دوکانوں کے خلاف استغاثہ جات ماحولیاتی عدالت Environmental Protection Tribunal میں جمع کروائے گئے تھے۔ موجودہ حکومت نے 17 اکتوبر 2020ء سے دو

دستہ پلاسٹک شاپنگ بیگز پر 90 دنوں کے لئے پابندی لگائی ہے، نوٹیفکیشن نمبر EPA/109/Plastic Products /2020/833-49 مورخہ 17/09/2020 ہے، تاہم پہلے سے مستثنیٰ پلاسٹک کی اشیاء صرف قابل تحلیل کی ہی اجازت ہو گی۔ مندرجہ ذیل Notification کے تحت صوبائی دار لحکومت میں کام کرنے والے دس کارخانوں کو ضابطہ کے تحت جاری کیا گیا ہے:

Environmental Protection Agency
Forestry, Environment and Wildlife Department
Government of Khyber Pakhtunkhwa

NOTIFICATION

Peshawar Dated 17th September, 2020

No.EPA/109/Plastic Products/2020/633-49: In exercise of powers conferred clause (xii) of Section 07 of Khyber Pakhtunkhwa Environmental Protection Act, 2014 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. XXXVIII of 2014), the Khyber Pakhtunkhwa Environment Protection Agency, with the approval of Government of Khyber Pakhtunkhwa, is please to impose complete ban for a period of ninety (90) days throughout the Province of Khyber Pakhtunkhwa on manufacture, sale, distribution, use or import of shopping bags or carrier bags having handle or gussets and made of oxo-biodegradable plastic products except flat bags without handles or gussets and made of oxo-biodegradable plastic products used for the purposes mentioned below:-

(a) Industrial packing and primary industrial packing;
(b) Municipal waste;
(c) Hospital waste; and
(d) hazardous waste.

This notification will be effective after 30 days from the date its issuance.

(Dr. Muhammad Bashir Khan)
Director General
Environmental Protection
Agency,
Khyber Pakhtunkhwa.

Copy for information to:-

(i) Principal Secretary to Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa.
(ii) PSO to Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa.
(iii) PS to Secretary, Cabinet, Khyber Pakhtunkhwa
(iv) PS to Additional Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa.

(v) PS to Secretary, Home Department, Khyber Pakhtunkhwa.
(vi) PS to Secretary Establishment Department, Khyber Pakhtunkhwa.
(vii) PS to Secretary, Forestry, Environment & Wildlife Department, Khyber Pakhtunkhwa.
(viii) PS to Secretary, Law, Parliamentary Affairs and Human Rights Department, Khyber Pakhtunkhwa.
(ix) PS to Secretary, Industries Department, Khyber Pakhtunkhwa.
(x) PS to Secretary, LG&RD, Khyber Pakhtunkhwa.
(xi) All Commissioners, Khyber Pakhtunkhwa.
(xii) All Deputy Commissioners, Khyber Pakhtunkhwa.
(xiii) Director, Information Department, Khyber Pakhtunkhwa with the request to publish in the national dailies.
(xiv) Chief Executive Officer, WSSP, Peshawar
(xv) President Chamber of Commerce & Industries, Peshawar.
(xvi) Provincial Chief SMEDA.

Assistant Director.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت لمبا موضوع ہے کیونکہ یہ Climate change ہے، یہ صوبے کو، پورے ملک کو کیونکہ ہمارا ملک ابھی پانچویں نمبر پر ہے۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ بھٹہ خشت پر ہم (کام) کر رہے ہیں، بہت سارے ہمارے کارخانے ہیں، ان پر پابندی لگا رہے ہیں، جو چمنیاں وغیرہ ہیں لیکن آپ بھی اس صوبے میں رہتے ہیں، ہم بھی اس صوبے میں رہتے ہیں، ابھی تک اس پر کوئی کارروائی Implement نہیں ہو رہی ہے، یا جو ابھی Shopping bags کی کسی حد تک ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، اگر اسلام آباد میں اس طرح Ban کیا گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ابھی تک ہمارے صوبے میں نہیں ہوا؟ لیکن اس میں اہم ہماری اس حکومت کا جو فنڈ ہے، ہم بلین ٹری کا وہ کر رہے ہیں، اس پر وہ بہتری آئے گی۔ ابھی کو نسچن آیا ہے کہ بہت سارے جو ہمارے پرانے درخت ہیں وہ ضائع ہو گئے لیکن اس میں ایک اہم چیز کی طرف توجہ ہے کہ اتنے اقدامات کے باوجود جو ابھی انٹرنیشنل ماحولیات کی کانفرنس ہو رہی ہے، اس میں پاکستان کو Invite نہیں کیا گیا، اس لئے کہ وہ اقدامات ہم نے نہیں کئے، اس وجہ سے ہمیں ابھی اس میں Invite نہیں کیا گیا۔ سب سے زیادہ ہم اس Zone میں آئے ہیں جو Climate change سے Affect ہو رہا ہے، میرے خیال میں ایک بہت اہم وہ چیز ہے کہ اس پر جو اقدامات ہم کہہ رہے ہیں، جرمانے وغیرہ، صرف نوٹسز گئے ہیں، کوئی Implement نہیں ہوا، میری تو ریکویسٹ ہو گی کہ کمیٹی کو Refer کریں لیکن باقی ان کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، ایک تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، سوال ادھر اسمبلی میں آجاتا ہے، اسمبلی بزنس بن جاتا ہے، اگر Mover نہ ہو تو اس میں ضمنی سوال کر سکتے ہیں، اس پر پہلے بھی سپیکر صاحب نے رولنگ دی ہے لیکن جیسے آپ مناسب سمجھیں، یہ حکومت صوبے کو ماحولیاتی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟ آپ کو پتہ بھی ہو گا کہ میں نے پہلے بھی اسی اسمبلی کے فلور پر بات کی تھی کہ Environment ہمارے پورے جنوبی اضلاع اور Specially کرک میں بہت خراب ہو رہا ہے، چونکہ ادھر آئل اینڈ گیس کمپنیاں کام کر رہی ہیں، کمیٹی بھی بنی تھی لیکن وہ کیمیکل اسی طرح نالیوں میں گراتے گئے کیونکہ ہمارا پانی بھی آلودہ ہو گیا، اس سے کینسر کی اور زیادہ بیماریاں بھی پھیل گئیں، اس سوال کے ساتھ میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ پہلے انسان کو ماحول چاہیئے، پھر اس کے بعد کھانا پینا اور رہنے کی جگہ، اگر آپ کا Environment ٹھیک نہ ہو، ماحول ٹھیک نہ ہو، اب وہاں پر کوئی بھی زندگی Adopt نہیں کرے گا کیونکہ وہاں پر علاقے کا زندگی کا ماحول گندا ہو گیا، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ Environment پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہیئے، بلکہ یہ سوال تو Straight away کمیٹی میں جانا چاہیئے کیونکہ Environment ہر جگہ پر خراب ہو رہا ہے، کرک کے متعلق پھر میں کہوں گا کہ کمپنیاں پانی میں کیمیکل گراتی ہیں، اس سے ماحول بہت زیادہ خراب ہو رہا ہے، اس کا جواب چاہیئے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، اسی میں میرا ضمنی سوال ہے کہ دیکھیں حیات آباد ایک بڑا ایڈوانس رہائشی علاقہ ہے، وہاں پر اس کی بیک کے اوپر جو انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، اس کے اندر چمنیوں کے لئے جو قوانین ہوتے ہیں وہ اس پر بالکل لاگو نہیں ہیں، اس سے پورے حیات آباد بلکہ پورے پشاور کی اس انڈسٹریل اسٹیٹ کی وجہ سے، اس Pollution کی وجہ سے ماحولیات پر بہت بڑا فرق پڑا ہے، اس کے لئے میں نے کئی دفعہ کمیٹی میں بھی بات کی لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا، اس کے متعلق ذرا بتایئے؟

Mr. Deputy Speaker: Last supplementary, Zafar Azam Sahib.

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر، جس طرح بہن نے کہا اور جس طرح نثار صاحب نے کہا، میرے حلقے میں بھی تقریباً وافر مقدار میں یورینیم کی افزائش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے تقریباً Seventy percent اور Eighty percent سے زیادہ کینسر کے کیسز ہو رہے ہیں، کمپنی نے نہ مریضوں کا اور نہ ماحولیات کے متعلق کوئی بندوبست کیا ہے، انہوں نے کچھ نہیں کیا ہے، اسی طرح وہاں پر کوئلہ، Coal mine بہت زیادہ ہے، وہ Coal mine جب نکالتے ہیں تو اس کی کوئی خاص ٹیکنیکل وہ نہیں ہوتا ہے، اس وجہ سے جو

علاقے اس کے ساتھ ہیں، اس علاقے کے سارے کے سارے لوگ دمے کے مریض بن چکے، لہذا یہ بہت ضروری ہے، یہ بالکل ٹھیک بات کہہ رہی ہیں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پر Detail سے ڈسکشن ہو سکے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond; Shaukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ Environment کے حوالے سے بہت Important Question ہے لیکن اس حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں، میں ان کا ذکر کر لیتا ہوں، اگر یہ مطمئن ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، دیکھیں، Shopping bags کے حوالے سے بات ہوئی، ہم 2017ء سے لگے ہوئے تھے، میں اس کمیٹی کا چیئرمین تھا، کافی حد تک اس پر پابندی لگ چکی ہے، ہاں ابھی بھی کچھ جگہوں پر ہے، ہم آہستہ آہستہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جو زیادہ تر ریڑھی بان اور یہ لوگ جو اس کو Use کر رہے ہیں، ان کو جرمانے بھی ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ لوگ استعمال کر رہے ہیں، ڈپٹی کمشنر اور جو انتظامیہ ہے، ان کی طرف سے یہاں سے ہدایت بھی جاری کی جاتی ہے کہ اس پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔ دوسرا، جو بھٹہ خشت ہیں، تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد بھٹہ خشت کو نوٹسز جاری ہو چکے ہیں، ہم نے ایک نیا پروگرام بنایا ہے، Zigzag project کے طور پر اور اس میں Public Private Partnership کو بھی Involve کیا گیا ہے، اس کے تحت یہ نئے ماڈل کے طور پر اس کو بنا رہے ہیں تاکہ جتنی بھی یہ گندگی وغیرہ پھیلا رہے ہیں، اس کی روک تھام ہو سکے۔ اس کے علاوہ جو Stone crushers ہے، اس کے لئے باقاعدہ SOPs بنا دی گئی ہیں، Billion Trees Tsunami کے تحت ایک ارب درخت لگائے گئے، 2019ء سے Ten Billions Trees Tsunami پر کام شروع ہے، اس میں فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ دونوں کے فنڈز Involve ہیں، کام Fifty fifty کے طور پر ہو رہا ہے، ان دونوں کے Cooperation سے ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ جو ہماری Environmental Protection Agency ہے، انہوں نے تقریباً تین ہزار سے زائد استغاثہ جات جمع کرائے ہیں، اس پر لوگوں کو چھ کروڑ سے زائد جرمانے ہوئے ہیں، جناب سپیکر، کام ہو رہا ہے، ظاہر ہے ہمارا ملک ہے، اس میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں کارروائیاں بھی کر رہے ہیں کہ جعلی مصالحہ نہ ملے، جعلی دودھ نہ ملے لیکن اس کے باوجود آپ دیکھتے ہیں کہ کیسز سامنے آ رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ کشور بی بی نے

Climate zone کی جو بات کی تو یہ طعنہ ہمیں نہ دیں، اس لئے کہ یہ Climate zone پورے پاکستان میں دو سالوں سے خراب نہیں ہوا، ہم تو چیخ رہے تھے، ہمارا لیڈر عمران خان نے تو چھوٹے سے صوبے میں ایک ارب درخت لگا دیئے، اس وقت جب وہ چیخ رہا تھا کہ پورے پاکستان میں لگائے جائیں گے، اس وقت یہ لوگ ہنس رہے تھے، اگر یہ درخت اس وقت لگائے جاتے تو آج ہمارا یہ حال نہ ہوتا، اس پر میرے خیال سے اب سنجیدگی سے کام کرنا ہے، اس میں اپوزیشن سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے طور پر درخت لگانے میں اپناRoleادا کرے، یہ کسی ایک کا پراجیکٹ نہیں ہے، یہ پاکستان کا پراجیکٹ ہے، پاکستان کو ہم نےGreenبنانا ہے، پاکستان کو ہم نے صاف ستھرا ماحول دینا ہے، اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنےSOPsکوChangeکریں، جتنے ہمارے کارخانے ہیں، جہاں سے آلودگی پھیل رہی ہے، اس کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی، مؤثر کردار اپوزیشن اور گورنمنٹ سب مل کر کریں۔ میری ریکویسٹ ہوگی کہ گورنمنٹ اس میں جو اقدامات اٹھا رہی ہے کہ جس جس سے آلودگی پھیل رہی ہے، اس کو ہم روکنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن جو مؤثر ہے، وہBillion Trees Tsunamiاور میں چاہتا ہوں کہ اس میں اپوزیشن کی شرکت ہو جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جی میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر، مجھے تو شوکت یوسفزئی صاحب پر بہت ہی افسوس آ رہا ہے کہ ادھر ہم جو بولتے ہیں، اس کا جواب وہ کچھ اور دیتے ہیں، مجھے بہت معذرت سے کہنا پڑتا ہے کہ یار آپ جب جواب دے رہے ہیں تو کرک کے دو ممبران اٹھے، انہوں نےEnvironmentپر بات کی، ایک نے یورینیم پر بات کی، دوسرے نے کمپنی پر بات کی، آپ نے میرے خیال میں روزہ رکھا ہوا ہے یا اگر سوئے ہوئے ہیں تو کچھ بھی جواب مت دیں لیکن جب ممبر کی آپ یہ توقیر کر رہے ہیں، اس کی سنتے نہیں ہیں تو پھر ہم آپ سے کیا توقع کریں گے کہ آپEnvironmentکو ٹھیک کر لیں گے؟ صرف آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جواب اس طرح نہیں دیئے جاتے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ روزے والی بات، روزہ تو، سب مسلمان ہیں، سب نے الحمد للہ رکھا ہوا ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، میں جواب دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب، آپReplyکریں۔

(شور)

وزیر محنت وافرادی قوت: میرے بھائی، جواب دینے دو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ Respond کریں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ میں نے پوائنٹس نوٹ کئے تھے لیکن میں نے اس کے اوپر توجہ نہیں دی، کیونکہ کوئسچن اس حوالے سے تھا، یہ جو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، میڈم بھی کچھ کہنا چاہ رہی ہیں، پھر آپ ان کا Combined جواب دے دیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں ان کا جواب دے دوں، پھر بے شک وہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے شروع میں یہ کہا، میں نے یہ نہیں کہا کہ کچھ نہیں ہو رہا کیونکہ کرنا تو ہمیں پڑے گا، کیونکہ ہماری جو فرانس کے ساتھ پچھلی گورنمنٹ میں جو کانفرنس ہوئی تھی، اس میں جو صوبہ جتنا اچھا وہ پراجیکٹ جمع کرے گا، ان کو اتنی فنڈنگ ملے گی، ہمیں فائدہ ہو گا، میں نے کہا، Implementation نہیں ہے، نہ کارخانوں کی ہے، نہ بھٹہ خشت کی ہے، نہ Crushing کی ہے، درخت بھی کٹ رہے ہیں، اس حوالے سے وہ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ دو سال میں نہیں، ظاہر ہے یہ پاکستان نے بھی نہیں کیا، یہ پوری دنیا اس میں ملوث ہے، اس میں یہ صرف پاکستان کا بھی قصور نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ Billion trees ہم وہ Matching grant پر کریں گے، میرے خیال میں ان کو پتہ ہو گا کہ پچھلی گورنمنٹ میں نواز شریف صاحب نے اس پراجیکٹ کو شروع کیا تھا کہ جو صوبہ جتنی گرانٹ دے گا، اتنی ہی گرانٹ اسکو مرکز دے گا، یہ پچھلی حکومت سے شروع ہے، اس کیلئے ہمارا صوبہ Best ہے کیونکہ یہاں پر Plantation ہو سکتی ہے یا پنجاب میں ہو سکتی ہے، سندھ اور بلوچستان میں اتنی Plantation نہیں ہو سکتی، اسلئے ہمیں یہاں اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن Climate change کے ساتھ ساتھ ہم نے باقی شعبوں پر بھی توجہ دینی ہے، سارے جتنے بھی کارخانے ہیں، وہ SOPs کو Follow نہیں کرتے، جو Crushing ہے، وہ Follow نہیں کرتے، جو Building ہے، وہ Follow نہیں کرتے، جو Degrade plastic ہے، وہ اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا، جناب سپیکر، اسلئے میں ریکویسٹ کر رہی ہوں کہ اسکو کمیٹی میں Refer کریں، ان سے پوچھیں کہ اگر

حکومت نے Law بنایا ہے، حکومت اقدامات کر رہی ہے تو ڈسٹرکٹس، اور یہ چیزیں Implement کیوں نہیں ہو رہیں؟ اس وجہ سے میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی، اسکو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، شارٹ کریں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ ہم سب کا ایشو ہے، میرے خیال سے اس پر میں وہ نہیں کروں گا، اگر یہ کہہ رہی ہیں، Feel کر رہی ہیں، معزز ممبر ہیں، اگر ان کو Feel ہو رہا ہے، بالکل یہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے، یہ بڑے Important Questions بھی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جہاں Implementation نہیں ہو رہی، وہاں ہو جائے۔ میرے بھائی نے کرک کے اندر یورینیم کی افزائش کی بات کی، بالکل یہ ایشو ہے، اس پر میرے خیال سے اگر آپ اپنی طرف سے کوئی کمیٹی بنا دیں یا جو بھی کریں، اس کا بالکل جائزہ لینا چاہیئے، اگر کینسر کا مرض پھیل رہا ہے تو اس کی روک تھام ہونی چاہیئے، یہ تمام خود بیٹھیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں؟

وزیر محنت و افرادی قوت: یہ تمام جو ان کے ممبران ہیں، باقاعدہ وہ اس میں آئیں، اس پر ہم کوئی Political scoring نہیں کرنا چاہتے، اگر وہاں لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے، کوئی ایشو آ رہا ہے تو بالکل ہم ان کے ساتھ ہیں۔ دوسرا انہوں نے جو Coal mines کی بات کی، یہ تو میں جب سے اس اسمبلی میں آیا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی، آپ اس کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، میں Coal mines میں کہتے کہتے تھک گیا تھا، اس میں یہ سارے جتنے بھی ممبران ہیں، اس کے حوالے سے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر قانون سازی ہونی چاہیئے، اس سے پہلے زیادہ تر PATA کے اندر یہ Coal mines، چې د رنگونه ورته وائی، یہ Mines وہاں پر زیادہ ہوتے تھے، اس کی وجہ سے صوبہ کچھ نہیں کر سکتا تھا لیکن آج یہ سب صوبے کے اختیار میں ہے۔ جناب سپیکر، ہم بالکل چاہتے ہیں کہ کوئلے کی کان میں کام کرنے والے جتنے بھی ہمارے مزدور بھائی ہیں، ان کو تحفظ ملنا چاہیئے، Safe mining پوری دنیا کے اندر ہو رہی ہے، یہاں پر بھی اس کے لئے اقدامات اٹھانے چاہئیں، اس کے ساتھ میں بالکل متفق ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کہتے ہیں تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بالکل بھیج دیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 10735, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 10817, Mr. Khushdil Khan Sahib.

* 10817 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیرآبکاری ومحاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ ہذانے صوبہ بھر میں مختلف افراد کو گاڑیاں سپرداری پردی ہیں؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2014ء سے تاحال جن جن افراد کو گاڑیاں سپرداری پردی گئی ہیں،ان کے نام، گریڈ، محکمہ اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیزمذکورہ عرصہ کے دوران جن جن غیر سرکاری سیاسی اور اہم شخصیات کو گاڑیاں دی گئی ہیں،ان کے نام, عہدے اور الاٹمنٹ کے طریقہ کار کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال(معاون خصوصی آبکاری ومحاصل): (الف) محکمہ سپرداری پر گاڑیاں نہیں دیتا۔

(ب) چونکہ (الف) کا جواب "نہیں" میں ہے،اس لئے (ب) کا جواب "نہیں" میں ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زه به صرف دا جز (ب) اووایم، دوئ خو اووئیل چې مونږه نه دا کار کوؤ نه مونږه سپرد کوؤ او نه مونږ ورکړے دے۔ اول به زه دا سوال اووایم، ستاسو او د هاؤس په نوټس کښې به لږ راولم _ (الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ ہذانے صوبہ بھر میں مختلف افراد کو گاڑیاں سپرداری پردی ہیں؟(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2014ء سے تاحال جن جن افراد کو گاڑیاں سپرداری پردی گئی ہیں،ان کے نام، گریڈ، محکمہ اور عہدہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیزمذکورہ عرصہ کے دوران جن جن غیر سرکاری سیاسی اور اہم شخصیات کو گاڑیاں دی گئی ہیں،ان کے نام، عہدے اور الاٹمنٹ کی طریقہ کار کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟جناب سپیکر، جواب میں لکھاہے کہ: (الف) یہ محکمہ سپرداری پر گاڑیاں نہیں دیتا، چونکہ (الف)کا جواب "نہیں" میں ہےاس لئے(ب)کا جواب "نہیں" میں ہے، یعنی په هاؤس کښې دوئ Commitment اوکړو چې يره دا مونږ نه ورکوؤ، دا زمونږ Jobنه دے ، چونکہ (الف)کا جواب "نہیں" میں ہے، زه د دې هاؤس نه ستاسو په دغه

باندې محکمې نه او د هغې ذمه دار نه تپوس کوم چې زما د انفارمیشن مطابق، زما د نالج مطابق، زه به د هغه ګاډو تفصیل دلته نه بیانوم کوم چې د دې وړو وړو خلقو سره دی، کوم کوم چې د افسرانو بچو سره دی خو صرف تاسو ته دا وایم چې پینځه داسې ګاډی دی چې ستاسو په نوټس کښې ئے راولم، هغې ته V 8 وائی او هغه ډیر قیمتی ګاډی دی او هغه قیمتی ګاډی د چا چا زیر استعمال کښې دی؟ زما د نالج او زما د انفارمیشن د Source مطابق یو ګاډے د چیف منسټر صاحب زیر استعمال دے، یو ګاډے د هغه وررور استعمالوی، یو بل ګاډے چې کوم دے، هغه پرنسپل سیکرټری شهاب صاحب استعمالوی، څلورم ګاډے چې کوم دے، هغه د اجمل وزیر په استعمال کښې دے او پینځم ګاډے چې دے هغه زمونږه ډیر محترم سپیکر صاحب سره زیر استعمال کښې دے، نو ډیپارټمنټ دې دا اووائی چې آیا دا زما چې کوم ذرائع ده یا دا زما کوم انفارمیشن چې دے، آیا دا ټهیک دے یا غلط دے؟ بس دا دې دوئ اووائی چې دا ټهیک دی یا غلط دی؟ تهینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, Mr. Ghazan Jamal, concerned Minister.

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، دلته چې کوم سوال شوے دے هغه د سپرداریٔ دے، دوئ د سپرداریٔ تپوس کړے دے، سپرداری یو Completely different process دے، هغه کورټ الاټ کوی مونږه ئے نه کوؤ او هغه د پولیس په کیس کښې وی، د سپرداریٔ ګاډی چې دوئ کوم وائی، یو ته هم په سپرداریٔ کښې ګاډے نه دے ورکړے شوے۔ دا چې کوم سوال شوے دے د هغې جواب دے، مونږه د هغې جواب ورکړے دے، که دوئ ته نور Detail پکار وی نو هغه دې دوئ مونږ ته سوال رااولیږی، هغه به مونږه ورته اوښایو چې دا په کوم پراسیس کښې ورکړے شوے دے، ما خو Individual cases نه دی کتلی خو سپرداریٔ کښې ایکسائز ګاډی نه ورکوی، هغه Under court order وی او هغه پولیس سره د هغوی په کیسز کښې وی، زمونږه په کیسز کښې نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی په هغې باندې زه نه ځم، هغه خو دوئ په جواب کښې لیکلی دی چې مونږه دا کار نه کوؤ، ټهیک ده نه به کوی، زه به دا اووایم چې ما

کوم دا د پینځو ګاډو دا V 8 چې دی، آیا دا د دې شخصیاتو زیر استعمال دی یا نه دی؟ چې دا تاسو د Warehouse نه ورکړی دی یا مو نه دی ورکړی؟ بس صرف دومره تاسو اووایئ،

جناب ډپټی سپیکر: جی غزن جمال صاحب۔

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: سر، زمونږه د Seizure and Disposal د هغې خپل رولز دی، د هغې مطابق مونږه ګورنمنټ آفسز ته Through administration ګاډی ورکوؤ، دا Individual چې کوم دوئ یادوی، د دې کیس انفارمیشن په دې سوال کښې نشته، دوئ چې اوس دا پینځه کوم نومونه ما ته راکړل، دا به زه اوګورم، د دې به بیا زه د هغې مطابق جواب دوئ ته ورکولے شم خو چې کوم سوال اوس په دې ځائې کښې دے، د هغې چې کوم جواب مونږه ورکړے دے---

جناب ډپټی سپیکر: خوشدل خان صاحب، تاسو چې کوم کوئسچن کړے دے۔

جناب خوشدل خان ایډوکیټ: زما په خیال زما ملګری ته ډیر زیات علم نشته دے او ستړی هم نه کوی، مصیبت خو دا دے کنه چې مونږ له خو پکار دی چې کتاب خو ګورو، هغه کتابونه چې تاسو مونږ له راکوئ، دا د دې د پاره چې دا به ستړی کوؤ، دا سپلیمنټری کوئسچن زه کولې شم، زما چې کوم پرنسپل کوئسچن دے او ستا جواب راشی نو هغه جواب نه زه خپل کوئسچن جوړولے شم، د دې د پاره په Law کښې Provision دے، په دې Rules کښې، په Proceedings کښې، زما سپلیمنټری کوئسچن دا دے، زه کولے شم، هر یو ممبر ئے کولے شی، آیا دا کوم ګاډی چې ما یاد کړل او دا کوم شخصیاتو نومونه ما واغستل، آیا دا ستاسو د Excise and Taxation د Warehouse نه دوئ ته ورکړی شوی دی؟ که ورکړی شوی دی نو چې په کوم Through باندې ورکړی شوی دی او که نه دی ورکړی شوی نو دا اووایه چې نه دی شوی۔

جناب ډپټی سپیکر: جی۔

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، زه دا خبره کوم چې ما سره د Every single individual ګاډی ډیټا نشته، زه دلته کښې په "اؤ" یا په "ناں" کښې جواب نه شم ورکولے، دوئ دلته Raise کړو، زه دا نه وایم چې مونږه به دا

جواب نه ورکوؤ، دوئ ته به زه د دې پینځو ګاډو جواب بیا ورکړم، ماته اوس هر یو Individual ګاډی ډیټا خو ما سره نشته چې دوئ دا Individual ګاډی چا چا ته، په کوم کوم ځائې کښې ورکړی دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، دوئ چې کومه خبره اوکړه، تاسو په دیکښې۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: د ډی جی صاحب نه به دوئ تپوس اوکړی، ډی جی صاحب به ناست وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو یو کار اوکړئ جی، څنګه چې منسټر صاحب اووئیل، تاسو به منسټر صاحب سره په آفس کښې کښینئ، Detail به دوئ Provide کړی، که دوئ Detail provide نه کړلو نو تاسو پرې بیا Proper Question راوړئ، بیا به ئے ډسکس کړو جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زه خو دا غواړم چې منسټر صاحب څه اووائی خو هغه وائی چې زه نه په 'Yes' کښې جواب ورکوم او نه په 'No' کښې، نو هلته به د ډیپارټمنټ خو څوک ناست وی، تپوس اوکړئ، څوک سیکرټری خو به ئے راغلے وی کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو هغوی چې څنګه اووئیل چې ما سره Individual record نشته، تاسو دوئ سره کښینئ کنه جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ټهیک شوه، څنګه چې ستاسو خوښه وی، دا هم زمونږ ملګرے دے خیر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 10962، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 10962 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے پاس نان کسٹم پیڈ گاڑیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاڑیاں مختلف افراد کو الاٹ کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے درمیان پکڑی گئی نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ گاڑیاں جن جن سرکاری اور غیر سرکاری افراد کو الاٹ کی گئی ہیں، ان کی تفصیل بمعہ دستاویزات Warehouse فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی آبکاری و محاصل): (الف) نہیں، محکمہ ہذا مشکوک گاڑیاں، رجسٹریشن، چیسس نمبر یا وہ گاڑیاں جن کی رجسٹریشن منسوخ ہو چکی ہو یا چوری شدہ ہوں، بمطابق پولیس ریکارڈ یا مشکوک عدالتی سپرداری کاغذات یا وہ گاڑیاں جن میں خفیہ خانے بنائے گئے ہوں، نہ کہ گاڑیاں جو نان کسٹم پیڈ ہوں۔

(ب) عزت مآب پشاور ہائی کورٹ کی رٹ پٹیشن نمبر 5405-P/2020 کی روشنی میں کسٹم پشاور کے ساتھ ممکنہ درآمد شدہ (غیر پاکستانی ساخت) گاڑیوں کی تفصیل شیئر کی گئی جن میں سے 114 گاڑیاں نان کسٹم پیڈ پائی گئیں جن میں سے 54 گاڑیاں کسٹم پشاور کے حوالے کی گئی ہیں اور بقایا گاڑیاں جانچ پڑتال کے بعد حوالے کی جائیں گی۔

(ج) جواب کے لئے (الف) و (ب) ملاحظہ کریں اور یہ محکمہ غیر سرکاری افراد کو گاڑیاں الاٹ نہیں کرتا۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں نے یہ کوئسچن کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے پاس نان کسٹم پیڈ گاڑیاں موجود ہیں؟ جناب سپیکر، آپ کے پاس بھی یہ جواب پڑا ہے، تاسو سره به هم دا جواب پروت وی، زه به تاسو ته هم ریکویسټ کوم چې دې جواب ته تاسو لږ اوګورئ چې کوم جواب دوئ ماله راکړے دے۔ بیا ما تپوس کړے دے چې آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاڑیاں مختلف افراد کو الاٹ کی گئی ہیں؟ تاسو بیا د دې جواب ته هم خیر دے لږ اوګورئ، ماته خو پته نه وه چې نن به په یو ورځ باندې د خوشدل خان هم دا کوئسچن راځی خو منسټر صاحب چې جواب راکړی نو بیا به پرې خبره اوکړو۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: سر، کوم کوئسچن چې دوئ په دغه ځائې کښې کړے دے، هغه د نان کسټم پیډ حوالې سره دے، مونږه چې کوم ګاډی Seize کوؤ نو مونږه ئې Under Motor Vehicle Ordinance seize کوؤ، مونږه ئې Under Custom Act نه Seize کوؤ، زمونږه د Seize کولو چې کوم پراسیس دے یا

کومConditionدے ، هغه Very different دے او بیا د هائی کورټ Case order راغلے وو نو چې څومره نان کسټم ګاډی چې مونږه سره وو، لکه 114 مونږه Identify کړی دی، په هغې کښې مونږه 54 ګاډی Already کسټم ډیپارټمنټ ته واپس کړی هم دی، دا نور چې کوم دی، دا هم کسټم ته د واپس کیدلو د پاره تیار دی، نان کسټم ګاډی مونږه خلقو ته نه دی الاټ کړی، کوم چې نور زمونږ سره ګاډی دی، که د هغې باره کښې دوئ غواړی او چې کوم نان کسټم والا وو، هغه ما دلته اوونیل که د هغې نه علاوه دوئ د نورو والا غواړی، هغه به دوئ سره بیا مونږه Share کړو خو Under court order نه بعد مونږه نان کسټم ګاډی نورو محکمو ته نه دی ورکړی، دا مونږه واپس کسټم ډیپارټمنټ ته ورکړی دی۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، د دې حکومت خوش قسمتی دا ده چې هیڅوک ئے هم تپوس نه کوی، شاید چې داسې وخت راشی چې د دوئ نه تپوس اوکړی چې کوم ځائې له ته ګوتې ور اوړې، زه دا خبره ډیر په افسوس سره کوم، تاسو دې جواب ته اوګورئ چې کله زه د هغه نه دا تپوس کوم چې تا سره کسټم پیډ ګاډی شته نو هغه ما ته وائی چې ناں، جناب سپیکر، زه منسټر صاحب ته دا درخواست کوم چې د دې ډیپارټمنټ نه لږ تپوس اوکړه، په هر جواب کښې به هغوی دومره دغه Complication پیدا کوی، بهرحال هغه شریف سړے دے ، زه به هغه ته څه اووایم خو تاسو ته دا ریکویسټ کوم، که چرې تاسو د دې نه نه ئے خبر نو بیا په دې Insist مه کوئ چې دا دې کمیټئ ته نه ځی، جناب سپیکر، دا اولیږئ کمیټئ ته چې د ډیپارټمنټ نه مونږ تپوس اوکړو چې دا جواب داسې وی؟ دا دومره Rude جواب، دا دومره Complicated جواب، دا دومره اخلاق پټول، په دې خو ماشومان هم پوهیږی خو شریف سړے دے ، زه به هغه ته څه اووایم خو بهرحال چې کوم جواب راغلے دے نو بس راغلے دے نو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب میر کلام خان: تهینک یو، جناب سپیکر صاحب، غزن صاحب خو زمونږه ملګرے دے او ډیر وخت پس راغلے دے ، ده ته مونږه ویلکم هم وایو او پکار ده

چې داسې خبره کله هم اسمبلئ ته راښکاره کیږی نو په دې صوبه کښې خاصکر په پیښور ډویژن کښې یا په دې پوره صوبه کښې دا د لاء اینډ آرډر چې څومره مسئله ده، په دیکښې اکثر هم د دې ګاډو استعمال کیږی، پکار دا ده چې زمونږ سره د دې بالکل Completely detail هم موجود وی، د دې مونږه سره Proper هر څه موجود وی، د هغې نه پس به بیا مونږ ته دا اندازه لګی چې دا ګاډی چرته استعمال شوی دی؟ زما به دا ریکویسټ وی، ما صرف د حکومت په دغه کښې دا راوستله چې دا کوم نان کسټم پیډ ګاډی دی یا بغیر نمبر پلیټ یا کوم چې داسې ګاډی دی، پکار دا ده چې کم از کم حکومت سره د دې ټولو ریکارډ هم وی او کس هم معلوم وی، دا ګاډی د چا سره دی؟ مهربانی، تهینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: غزن جمال صاحب۔

<u>معاون خصوصی آبکاری و محاصل</u>: سر، دا بابک صاحب چې کومه خبره اوکړه، زه بالکل Agree کوم، The wording of the answer should have been better، د That is not the way to word an answer, ، Word دوئ چې څنګه دے، especially دلته کښې زمونږه دا دومره معزز ممبران چې کوم تپوس کوی And I will give out the instruction to my department، آئنده د پاره دې جواب په داسې طریقه نه پیش کیږی، Whatever the answer is، ډیر Clearly پکار ده خو د دوئ چې کوم دغه دے، که نور دوئ مزید Detail غواړی Other than non custom، کسټم والا خو مونږه خبره اوکړه، نان کسټم خو مونږه سره نه شی کیدے، د هغې نه علاوه چې کوم مونږه سره نور ګاډی دی، د دوئ که د هغې Detail هم پکار وی نو ان شاءالله هغه به دوئ سره Share کړو، بیا په هغې باندې څه کوئسچن وغیره که وی او بیا د کمیټئ ضرورت وی نو هغه به بیا هغه وخت کښې.We can then take it there

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسټر صاحب خبره اوکړه او بابک صاحب هم ډیره تفصیلی خبره کړې ده خو د بابک صاحب خبرې سره به زه هم اتفاق کوم چې ستاسو سابقه سیکرټری او ډی جی صاحب چې په کومه رویه او کوم طریقه کار سره هغوی ډیپارټمنټ چلولو نو زما خیال دے چې په اسمبلئ کښې یو کس هم د هغوی نه

Satisfied نه وو، امید لرم چې تاسو کوم نوے سیکرټری او ډی جی راوستلے دے، هغوی به ان شاءالله کارکردگی Show کوی۔ ډیره مهربانی جی۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

10272 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیراوقاف ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 20-2019ء میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی ہیں؛

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام کے تحت منصوبوں کے لئے ضلع وار کتنی رقوم فراہم کی گئی ہیں، نیز مذکورہ مالی سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 20-2019ء میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے کل 424 ملین روپے کی رقم مختص کی تھی۔

(ب) صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص شدہ فنڈز سے 278 ملین روپے کی رقم جاری کی، جس میں سے 244 ملین رقم خرچ ہوئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	جاری کردہ رقم ملین میں	خرچ شدہ رقم ملین میں
1	بنوں	42.174	37.359
2	پشاور	116.026	92.805
3	مردان	8.474	8.250
4	ملاکنڈ	6.472	6.250
5	نوشہرہ	45.517	45.486
6	سوات	2.928	2.831
7	صوابی	4.145	4.047
8	لکی مروت	2.428	2.331
9	مانسہرہ	1.092	0.995

10559 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ماہ اگست 2020ء میں ضلع خیبر میں شجرکاری مہم کے دوران بڑی تعداد میں پودے لگائے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پودے مقامی لوگوں کی زمین پر بغیر پوچھے لگائے گئے تھے، جنہیں بعد ازاں زمین مالکان نے اکھاڑ کر پھینک دیئے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ متنازعہ زمین پر کتنے پودے لگائے گئے تھے، ان پر کتنی لاگت آئی اور اس سلسلے میں زمین مالکان سے پوچھے بغیر پودے لگانے اور قومی خزانے کو نقصان پہنچانے سے متعلق حکومت نے کس قسم کی کارروائی کی ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات بتائی جائیں؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات و جنگلی حیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہیں ہے، قوم سپاہ نے باقاعدہ طور پر متعلقہ زمین پر شجرکاری کے لئے درخواست دی تھی، کچھ شر پسند افراد کی وجہ سے پودہ جات اکھاڑنے کا واقعہ پیش آیا۔

(ج) یہ ایک Tiger Force Plantation مہم تھی، مذکورہ مہم کے دوران 300 پودہ جات Tiger force کے ذریعے لگائے تھے اور مزید پودہ جات لگانے کا کام جاری تھا کہ اچانک چند شر پسند افراد نے شجرکاری مہم میں رکاوٹ ڈال کر لگائے گئے پودہ جات اکھاڑ دیئے، اس کے لگانے پر کوئی سرکاری فنڈ خرچ نہیں کیا گیا ہے، البتہ سرکاری نرسری سے فراہم کئے گئے پودہ جات کی قیمت مبلغ -/9000 ہزار روپے بنتی ہے، محکمہ کی طرف سے شر پسند افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے۔

11008 _ جناب بلاول آفریدی: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہمارے صوبے میں سال 2001ء سے اب تک کتنی نئی انڈسٹریز بنائی گئی ہیں اور موجودہ حکومت نے اس میں کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کیا صوبے میں اب تک کوئی نئی Textile mills بنی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: .Leave applications، یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: میاں شرافت علی صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب شفیع اللہ خان صاحب، معاون خصوصی، 16 اپریل، سردار

اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب زبیر خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل پیر مصور خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب انور حیات خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل، جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے، 16 اپریل اور حاجی قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر، 16 اپریل۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The leave is granted.

خیبر پختونخوا سول سرونٹس آرڈیننس (ترمیمی) مجریہ 2021 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ آئٹم نمبر 8 اور 9 کو میں تھوڑا آگے کر رہا ہوں۔

Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Ordinance, 2021.

جی منسٹر لاء، کون اس کو Present کر رہا ہے؟ شوکت صاحب کدھر گئے؟ امجد صاحب، آپ Present کریں۔ جی ڈاکٹر امجد صاحب، کامران صاحب، آپ Present کریں، جی کامران بنگش صاحب، ان کا مائیک On کریں۔

<u>Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education)</u>: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of honorable Chief Minister, lay the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Ordinance, 2021, in the House

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> It stands laid.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سرکاری اجازت نامہ اور جانشینی کی سند مجریہ 2021 کا ایوان میں پیش کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 9. Honorable Minister for Revenue, to please introduce the Khyber Pukthunkhwa, Letters of Administration and Succession Certification Bill, 2021, in the House.

<u>Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education)</u>: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of the honorable

Minister for Revenue, introduce the Khyber Pakhtukhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021, in the House

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا خو په ایجنډا کښې نشته جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنډا کښې شته دے جی، تاسو اوګورئ شته دے۔

تحاریک استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No.5. 'Privilege Motions': Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 137, in the House.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا یہ اضافی ایجنڈا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا اضافي ایجنډا نه ده، سیکرټری صاحب وئیل چې په سسټم کښې شته دے، خوشدل خان، اوګورئ په سسټم کښې شته، تاسو سسټم چیک کړئ۔

جناب وقار احمد خان: ما سره Hard copy شته دے۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: په ایجنډا دے جی۔

جناب وقار احمد خان: پیش ئے کړم جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو اوګورئ جی، په Whatsapp باندې ټولو ته شوے دے، په ایجنډا باندې او په سسټم کښې هم شته دے، تاسو په سسټم کښې اوګورئ جی، وقار احمد خان صاحب، تاسو وائی جی۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، چونکه منسټر صاحب ایشورنس راکړے دے، Commitment ئے کړے دے، ما د سی اینډ ډبلیو د هائی وے ایکسیئن متعلق پریویلج موشن راوستے وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو اوس پریویلج موشن وایئ جی۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کے توسط سے اپنی تحریک استحقاق ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے سوات ڈویژن کے خلاف پیش کرتا ہوں، وہ یہ کہ میں ذاتی طور پر محترم وزیر

اعلیٰ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں، انہوں نے میرے حلقے میں عوامی اصرار اور انتہائی ضرورت کی بنیاد پر کچھ روڈز کی منظوری دی تھی۔ اس سلسلے میں مورخہ 29 مارچ 2021ء کو میں نے متعلقہ ایکسیئن کے ساتھ ان کے دفتر میں ملاقات کی، اس دوران انہوں نے کہا کہ جب ان پراجیکٹس کے افتتاح کا وقت آئے گا، ہم باقاعدہ طور پر آپ کو آگاہ کریں گے، آپ کو دعوت دیں گے لیکن 10 اپریل کو ان تمام روڈز کا افتتاح ہوا اور مجھے اس سلسلے میں نہ کوئی اطلاع دی گئی اور نہ ان پروگراموں میں دعوت دی گئی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ فنڈز صوبائی حکومت کے ہیں، اس اسمبلی نے اس کی منظوری دی ہے۔ اس کے علاوہ یہ پراجیکٹس حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کی بنیاد پر اس ایوان کے بحیثیت ممبر مجھے ملے تھے لیکن یہ میرا ایمان اور عقیدہ ہے کہ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اللہ نے ہی ہمیں یہ عزت دی ہے، ہم پر عوام نے بھی اسی طرح اعتماد کیا ہے جس طرح حکومتی پارٹی کے ممبران پر ان کے حلقے کے عوام نے کیا ہے، عزت اور احترام کا پیمانہ سب کے لئے برابر ہونا چاہیئے لیکن مجھے زیادہ افسوس اس غلط بیانی پر ہو رہا ہے جو متعلقہ ایکسیئن نے کی ہے، اگر وہ یہ کام نہیں کر سکتا تو پھر مجھے بولنے کی ضرورت کیا تھی، لہذا میری گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر کے متعلقہ ایکسیئن کو بلایا جائے اور ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر صاحب، چونکه منسټر صاحب ډېر شريف سړے دے او ډېر ښه سړے دے او هغه ما سره Commitment کړے دے او اوس به Floor of the House به هم کوی، زه دا خپل تحريک استحقاق واپس اخلم، اميد ساتم چې ان شاء الله په Future کښې به بيا داسې مسئله نه کيږي۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: رياض خان صاحب، اوډريږئ جی، د هغوی پريويلج اوشی نو۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات)</u>: شکريه جناب سپيکر صاحب، ښنګه چې زمونږ معزز ورور اووئيل، هغه بله ورځ هم وقار خان په دې باندې خبره کړې وه، بيا دوئ ته ما اووئيل چې يره په دې باندې به کښينو، دا به په مينځ کښې Communication gap وی يا Misunderstanding وی نو د دوئ او د ډيپارټمنټ هغه به حل کړو ان شاء الله، زه د دوئ شکريه ادا کوم چې دوئ په هغې باندې دا خپل دغه واپس اغستلے دے، دوئ ته زه دا يقين دهانی ورکوم چې کوم Commitment زمونږه او د دوئ شوے دے، د دوئ په عزت او د دوئ

په وقار باندې به بالکل Compromise نه وی، هغه د دوئ هم او د دې اسمبلئ د هر یو ممبر ان شاءالله، د دوئ عزت هغه د ټولو د پاسه دے، زه د دوئ شکریه ادا کوم چې دوئ نن خپل هغه تحریک استحقاق واپس واغستلو۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی نثار احمد خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، دا پریویلج موشن چې ختم شی نو تاسو ټولو ته اخره کښې ټائم درکوم ځکه چې میډم ایجنډا هم پکښې ده،

Mr. Nisar Ahmad Khan, MPA, to please move his privilege motion No.138.

جناب نثار احمد: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ چند ماہ پہلے میری بیوی کا Appendix operation اسلام آباد پی اے ایف ہاسپٹل میں ہوا، جسکی Medical claim کیلئے میں نے 15 دسمبر 2020 کو درخواست دی، اس حوالے سے کئی دفعہ ڈی جی (ہیلتھ) کیساتھ بھی ملا، آخری دفعہ جب میں ڈی جی (ہیلتھ) کیساتھ ملا تو انہوں نے کہا کہ آپ متعلقہ ہسپتال سے Emergency certificate لائیں، آپ کا کام ہو جائے گا، تمام کاغذات مکمل ہونے کے باوجود جب آج میں ان کیساتھ ملا، انہوں نے کہا کہ اس میں ایمرجنسی کی کیا ضرورت ہے اور یہ کیوں پرائیویٹ ہاسپٹل میں ہوا ہے، جبکہ کاغذات پر بھی یہی لکھا ہے، انکا رویہ بھی تضحیک آمیز تھا، جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مذکورہ استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر صاحب، چونکہ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ بھی نہیں آیا اور جواب بھی نہیں دیا ہے، بالکل کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی آیا ہے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹی میں تو ہم بھیج دیں گے لیکن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ بھی نہیں آیا ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، آپ چیف سیکرٹری صاحب کو لکھیں کہ ان کا پریویلج ہوتا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ بھی نہیں ہوتا ہے، اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

Is it the desire of the House that the privilege motion No.138, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it my say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Salahuddin, MPA, to please move his adjournment motion No. 277.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. By the time, I submitted this adjournment motion our Ramadan was on its way, and normally adjournment motions are taken up almost the 2nd day for discussion, so this why, I had written that.

رمضان کی آمد آمد ہے لیکن اب میں کہوں گا کہ آمد تو ہو چکی ہے، یہ لیٹ کی گئی، مہنگائی کا مسئلہ سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے، اس مسئلے پر تفصیلی بحث کے لئے اسمبلی کی عمومی کارروائی کو روک کر اس اہم ترین مسئلے کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister, to respond کون Respond کرے گا؟ خلیق الرحمان صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر خوراک): جناب سپیکر، جس طرح آنریبل ممبر نے اس مسئلے کو اسمبلی میں ڈسکشن کے لئے پیش کیا، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ آنے والے سیشن میں اس پر ڈسکشن کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 227, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion, in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No 7. 'Call Attention Notice': Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her call attention notice No. 169.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ Call attention جو میں نے Move کیا ہے، میں وزیر برائے محکمہ عملہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ محترمہ رخسانہ جاوید پروفیسر جناح کالج برائے خواتین یونیورسٹی آف پشاور سے گریڈ 21 میں یکم فروری 2015ء کو ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ممبر پبلک سروس کمیشن تعینات ہوئی، یونیورسٹی ریکارڈ کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش 2 فروری 1955ء تھی، پبلک سروس کمیشن کے ممبر کی حیثیت سے خدمات کے بعد انہیں Rules کے مطابق یکم فروری 2020ء کو ریٹائرڈ ہونا تھی لیکن اس دوران انہوں نے اپنے شناختی کارڈ میں عمر 2 فروری 1955ء سے تبدیل کر کے 2 فروری 1956ء کر دی تاکہ وہ گزشتہ گیارہ ماہ سے بطور ممبر پبلک سروس کمیشن اپنی غیر قانونی تعیناتی کے دوران استعمال کئے گئے اختیارات اور حاصل کردہ مراعات کو قانونی جواز فراہم کرسکے۔ یہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے، لہذا حکومت اس حوالے سے اصل صورتحال سے ایوان کو آگاہ کرے اور بحیثیت ممبر پبلک سروس کمیشن ریٹائرڈ پروفیسر رخسانہ جاوید کا ماورائے قانون تقرری، اختیارات کے استعمال اور مراعات کے حصول کا فوری نوٹس لیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک اہم بات ہے کہ انہوں نے جو کام کیا ہے، وہ تو ابھی اس کے سامنے آجائے گا، اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے آگے بھی کافی Jobs کے لئے Notifications کئے ہیں، میری یہ درخواست ہوگی کہ اگر انہوں نے قانونی کام غیر قانونی لحاظ سے کیا ہے، لہذا ان Notifications کو بھی کالعدم قرار دیا جائے کہ انہوں نے جو اور لوگوں کو Jobs دی ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister, to respond، کون Respond کرے گا؟ شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، یہ اس طرح ہوا ہے کہ جو تعیناتی ہوئی ہے، ان کو جو سیڑھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس دن یہ میڈم نے پیش کیا تھا لیکن منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس کا جواب تفصیل سے آج دیں گے، آپ تفصیل سے جواب دیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، آپ کی آواز نہیں آئی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: اس دن یہ Point raise کیا گیا تھا، پھر جو Concerned Minister تھے، انہوں نے کہا تھا کہ آج Friday کو ہم اس کا تفصیل سے جواب دیں گے۔
وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، میں تفصیلی جواب دینا چاہتا ہوں، چونکہ ان کی جو Appointment ہوئی تھی، انہوں نے CV جمع کرائی تھی، وہ اس میں تھا، 15 فروری 2015ء اور اس وقت جو انہوں نے اپنی عمر لکھی تھی، وہ 1955ء اس میں درج تھی، اس کے بعد جب Extension ملی، ان کا جو Tenure پورا ہو رہا تھا، اس دوران انہوں نے دوسرا شناختی کارڈ جمع کیا اور وہ شناختی کارڈ بنا ہے 3 اگست 2015ء کو، اس شناختی کارڈ میں ان کی عمر 1955ء کی بجائے 1956ء لکھی گئی ہے، اب یہ شناختی کارڈ بنا ہے، وہاں سے ظاہر ہے یہ شناختی کارڈ تو یہ نہیں بناتے ہیں، جب انہوں نے اپنا شناختی کارڈ پیش کیا کہ میری جو اصل Date of Birth ہے وہ یہ ہے، جب شناختی کارڈ بن جائے تو ان کو جو Extension ملی ہے، وہ اس بنیاد پر ملی ہے، اب اگر یہ ہے کہ شناختی کارڈ غلط بنا ہے، بالکل اس کی انکوائری ہو سکتی ہے لیکن یہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ تو ظاہر ہے کہ Documents کے اوپر چلتا ہے اور جب انہوں نے اپنا شناختی کارڈ پیش کیا کہ جی میری Date of Birth یہ ہے، Already جو Extension ملی تھی، اس Extension کے اوپر یہ کام کر رہی ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔
محترمہ حمیرا خاتون: میری یہی درخواست ہے، اسی پر تو میں نے نکتہ اٹھایا ہے اور جیسے منسٹر صاحب بھی اس بات کو مان رہے ہیں کہ اس میں Mismanagement ہوئی ہے، لہذا میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو اگر آپ کمیٹی میں Refer کریں، میرے پاس اور بھی Details موجود ہیں، یہ اور بھی زیادہ بہتر ہو گا، وہاں پر Details سے اس پر بحث ہو سکتی ہے، اس لئے کہ اس میں مسئلہ ہے، ایک سال کے لئے انہوں نے کیوں اپنی مراعات کو حاصل کرنے کے لئے، اگر یہ مسئلے اس طرح ہو رہے ہیں تو پھر آپ کے نادرا کے اندر اور بہت ساری چیزوں کے اوپر سوالیہ نشان بن رہا ہے، لہذا اس کو آپ کمیٹی میں Refer کریں، اس پر Detail سے ادھر ہی بحث ہو سکتی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، دیکھیں، انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو بات کی ہے، یہ ان کا حق ہے، کوئی بھی اپنی Date of Birth ٹھیک کر سکتا ہے، ظاہر ہے اگر آپ نادرا کے اندر جائیں تو آپ کو پورا ریکارڈ دینا ہوتا ہے، یہ اس طرح نہیں کہ کوئی مذاق ہے، میں چاہوں تو میری Date of Birth 63 سے 64 پر چلی جائے گی، ایسا نہیں ہوتا ہے، وہ Documents کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں باقاعدہ کبھی کبھی تو عدالتوں میں بھی جانا پڑ جاتا ہے، اگر انہوں نے اپنا شناختی کارڈ درست کیا ہے جو کہ پبلک سروس کمیشن کی Requirement تھی، پبلک سروس کمیشن نے کہا تھا کہ آپ اپنا ریکارڈ درست کرالیں اور یہ انہوں نے کرالیا ہے، اس کے بعد میرے خیال سے ابہام نہیں رہنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، اس طرح کریں کہ ڈیپارٹمنٹ اس میں Proper inquiry کرے، Inquiry report پھر میڈم کے ساتھ شیئر کریں کہ کیا ہو رہا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جس بنیاد پر انہوں نے اپنی ایک سال کی Extension لی ہے، جو انہوں نے شناختی کارڈ بنایا ہے، وہ Documents ہم آپ کو فراہم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میڈم کے ساتھ شیئر کریں، میڈم، میں نے کہہ دیا کہ محکمہ اس کی Proper inquiry کرے اور وہ Inquiry report آپ کے ساتھ شیئر کرے گا۔

Mr. Faisal Zeb, MPA, to please move his call attention notice No. 1694.

جناب فیصل زیب: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ روز شانگلہ کے سولہ کوئلہ کان کن مزدور جو کہ 2011ء میں کالاخیل کوئلہ کان سے اغواء کئے گئے تھے، جن کی لاشیں گیارہ سال بعد 9 اپریل 2021ء کو درہ آدم خیل کے دور آفتادہ علاقہ کالاخیل سے اجتماعی قبر کی صورت میں ملی ہیں، یہ حکومتی بے حسی کی انتہا ہے کہ گیارہ سال بعد نہ تو صوبائی حکومت نے اور نہ انتظامیہ نے اس مسئلے کو سنجیدہ لیا، اب چونکہ ہمارے مزدوروں کی ہڈیاں Shopping bags میں شانگلہ پہنچ گئی ہیں، ان کے پیاروں نے انہیں سپرد خاک کر دیا ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ صوبائی حکومت فوری طور پر JIT بنا کر اس واقعے کی شفاف تحقیقات کرے اور کالاخیل لواحقین کو بلوچستان اور پنجاب طرز کے شہداء پیکیج دے، بشمول شہداء لواحقین کو سرکاری ملازمتیں اور یتیم رہ جانے والے بچوں کو تعلیمی اخراجات حکومت برداشت کرنے کا اعلان کرے۔

جناب سپیکر، آخر کب تک ہم اسی طرح شانگلہ کے نوجوانوں کی لاشیں اسی طرح اٹھاتے رہیں گے، آج میرے پورے شانگلہ کے عوام کا صرف یہ مطالبہ ہے کہ اس پر JIT کمیٹی بنائی جائے، آج اس Floor پر اس بات کی بھی وضاحت کی جائے کہ ان شہداء کے لواحقین کو حکومت کی طرف سے وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے اور مائنز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کتنا پیکیج دیا جا رہا ہے اور کب تک دیا جائے گا؟ اس بات کی یقین دہانی اس لئے کرائی جائے کہ اسی طرح کئی کیسز آج بھی ڈپٹی کمشنر شانگلہ کے آفس میں پینڈنگ پڑے ہیں، حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے، ان لوگوں کو آج تک وہ پیکیج نہیں دیا گیا۔ جناب سپیکر، میں یہاں پر ایک اور بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا، دو تین دن پہلے میرے حلقہ پورن میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں ایک ہی گھر میں باپ اور تین بیٹوں کو قتل کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ اس پر پھر بات کریں گے، پہلے آپ کو Mining سے Related کا جواب دے دیں، پھر آپ اس پر۔

<u>جناب فیصل زیب</u>: ٹھیک ہے لیکن پھر ٹائم نہیں ملے گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، اس کے بعد یہ تمام ممبرز، جس کا Concerned question ہوگا، وہ کر لیں گے۔

<u>Mr. Faisal Zeb:</u> Okay, ji.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond, please.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: فیصل زیب صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، یہ واقعی انتہائی تکلیف دہ ہے اور دل دہلانے والا واقعہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ شانگلہ کی بد قسمتی ہے کہ وہاں پر ہماری جتنی بھی حکومتیں گزری ہیں یا وہاں کے جتنے بھی لوگوں نے نمائندگی کی ہے، انہوں نے وہاں پر روزگار کا کوئی ذریعہ نہیں بنایا اور نہ ہی کوئی اتنے تعلیمی ادارے بنائے کہ وہ وہاں پر آسانی کے ساتھ تعلیم حاصل کر لیں، یہ ہمارے شانگلہ کی بد قسمتی ہے، مجبوراً وہاں کے نوجوانوں کو تیرہ سال کے بعد کوئلے کی کانوں میں کام کے لئے جانا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ واقعہ 2011ء کا ہے جو 32 لوگوں کو اغواء کیا گیا تھا۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: House in order، صلاح الدین صاحب، آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: 32 لوگوں کو اغواء کیا گیا، اس میں دو گروپ بنائے گئے، سولہ بندوں کو ایک طرف لے جایا گیا، سولہ بندوں کو دوسری طرف لے جایا گیا، خوش قسمتی سے ایک گروپ وہاں سے نکلنے

میں کامیاب ہو گیا لیکن دوسرا گروپ غائب ہوا، اس کے بعد سے لے کر، یہ 2011ء کی بات ہے، جب فیصل زیب صاحب کی حکومت تھی، بدقسمتی سے ان بیچاروں کیلئے کسی نے ایف آئی آر بھی درج نہیں کی، وہ مارے مارے پھرتے رہے کہ ایف آئی آر درج کی جائے، ان کی کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔ اس کے بعد چونکہ وہ FATA تھا، اس وقت مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، وہ پانچ سال گزرے، پھر اس کے بعد مسلم لیگ کی پانچ سال حکومت گزری، انہوں نے خاموشی اختیار کی، آج جب اس صوبے میں اور وفاق میں چونکہ آپ کو پتہ ہے، Merger کا ایک سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے، جب Merger ہوا، اس کے بعد یہ ایشو پہلی دفعہ جو دو ہفتے پہلے اٹھا، بشام کا ایک پورا جرگہ آیا، میرے ساتھ بشام میں ملا، انہوں نے کہا کہ ہماری لاشیں مل چکی ہیں، ہم وہاں سے شفٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، وہاں Security risk بھی ہے، میں نے ان کو اسی ہفتے پشاور بلایا، دوسرے دن میں نے آئی جی پی سے بات کی، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے سیکورٹی کے لئے پولیس کے پچاس جوان دیئے، ڈی ایس پی، ایس ایچ او، سارے کے سارے وہاں موجود تھے، وہاں دو کلومیٹر پیدل راستہ ہے، وہاں کوئی گاڑی نہیں جا سکتی ہے، وہاں پر 1122 کا بھی میں مشکور ہوں کہ انہوں نے گیارہ ایمبولنس دیں اور اپنا پورا اسٹاف بھی دیا اور وہ جاکر، اس کے ساتھ میری پارٹی کے سدید الرحمان صاحب اور وقار خان صاحب کو میں نے ان کے ساتھ بھیجا، وہ ان کے ساتھ گئے، جمعہ کا دن تھا، چھ بجے یہاں سے نکلے اور شام کو انہوں نے آپریشن مکمل کر کے ان لاشوں کو لیکر آئے، بدقسمتی سے وہاں پر چونکہ Political scoring ہو رہی تھی، کچھ لوگ وہاں راستے میں پہنچے، تصویریں بنائیں اور آکر درہ آدم خیل میں روڈ بلاک کر دیا، سب کو کہا کہ روڈ بلاک کر دیں، کیونکہ حکومت بے حس ہے، ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، بالکل JIT بننی چاہیئے، میں اس کا انکار نہیں کروں گا، JIT بننی چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ کس حکومت کی بے حسی ہے، یہ جو بار بار، جتنا جو بھی جس انداز سے اس ایشو کو ایسا پیش کیا جا رہا ہے جس طرح اس کے ذمہ دار ہم ہیں، ہم اس کے ذمہ دار ہیں؟ اس وقت ہماری حکومت تھی؟ ہم نے بالکل اسی دن جب یہ لوگ چلے گئے، میں سی ایم صاحب کے پاس گیا، میں نے کہا کہ جی گیارہ سال پہلے کی لاشیں ہمیں مل چکی ہیں، ان کو لانے کے لئے پورا انتظام ہو گیا، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کے لئے کچھ تھوڑا سا پیکج دے دیں، انہوں نے کہا کہ میری طرف سے دس دس لاکھ روپے کا اعلان کر دیں، ان لوگوں کے جو لواحقین تھے، ان سے جب میں نے بات کی کہ میں کوشش بھی کروں گا کہ آپ کے لئے کوئی پیکج، لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں پیکج نہیں چاہیئے، ہمیں صرف

ہماری لاشیں منتقل کردیں، اس لئے کہ ہماری مائیں بہنیں ان کے بغیر سو نہیں سکتیں، ان کی لاشیں ان تک نہیں پہنچی ہیں، جب تک یہ لاشیں نہیں جائیں گی ہمارا سکون برباد رہے گا، ہمیں پیسے نہیں چاہیئے لیکن باوجود میں سی ایم صاحب کے پاس گیا کہ پیکیج دیں، انہوں نے دس دس لاکھ روپے کا اعلان کیا لیکن جو پولیٹیکل لوگ تھے، انہوں نے راستہ بند کیا، وہاں پر لاشوں کو رکھا، ان کی بے حرمتی کرائی، چار پانچ گھنٹے تک جو پولیس والے وہاں سیکورٹی کے لئے گئے تھے، ان کو دھکے دیئے، ان کی گاڑی الٹ دی، جناب سپیکر، پھر یہ کہا گیا کہ یہ جو حکومت ہے، یہ بے حس ہے، جس طرح فیصل کا دل دھڑک رہا ہوگا، اسی طرح میرا بھی اور میں نے ہمیشہ یہاں پر کوئلے کان کے مزدوروں کی بات کی ہے، ہم نے پہلی دفعہ ان کے لئے قانون سازی کی ہے، ان کی رجسٹریشن ہو جائے، میں محکمہ معدنیات کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کا باقاعدہ اشتہار بھی دے دیا، پہلی مرتبہ ان کی رجسٹریشن شروع ہو گئی، جب تک ہم ان کے لئے Proper انتظام نہیں کریں گے جناب سپیکر، یہاں صرف تقریریں کرنے سے کام نہیں ہوگا، ہمارے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے، ظلم تو اس لئے ہو رہا ہے کہ ہم نے ان کو روزگار نہیں دیا ہے، آج شانگلہ ٹورازم کے حوالے سے سب سے Rich ضلع ہے لیکن وہاں پر پہلی دفعہ کس نے سڑک بنائی؟ آج کافر بانڈہ میں 56 کروڑ کی سڑک شروع ہے، برج بانڈہ میں 16 کروڑ کی سڑک شروع ہے، جناب سپیکر، اس ADP میں ہم نے پیر سر کے لئے 16 کلومیٹر سڑک ڈال دی، جب یہ ٹورازم کی چیزیں بنیں گی تو لوگوں کو روزگار ملے گا، جب تک آپ روزگار نہیں دیں گے، وہاں تو آپ سکول بنا رہے ہیں، پہلی دفعہ جو "ایرا" کے زمانے میں زلزلے سے سکول گرے تھے، 88 سکولوں کو میں نے مکمل کئے، ریکارڈ پر موجود ہے، 88 سکولوں کو میں نے اپنے دور میں مکمل کرائے، ان کے لئے Funding کا بندوبست کیا۔ اس کے علاوہ میں نے 28 سکولوں کو بنایا، جناب سپیکر، جب ہم سکولوں کو بنائیں گے تو وہ لوگ تعلیم کریں گے، جب ہم ان کو روزگار دیں گے تو وہ کوئلے کی کان سے نجات پائیں گے، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ کوئلے کی کان میں ان کو بھیجیں اور پھر آپ جا کر اس پر سیاست کریں۔ میری گزارش ہے، ہم کوئی JIT سے نہیں ڈرتے، بنائی جائے، بالکل میں اس کی حمایت کروں گا، ان کو وہی پیکیج ملنا چاہیئے جو دوسرے لوگوں کو ملتا ہے، JIT بنے تو پتہ چلے گا لیکن ایف آئی آر تک درج نہیں ہے، یہ تو میں وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ان کے لئے بالکل کریں، جناب سپیکر، اس وقت تک چھ لاکھ روپے ان کو ڈیپارٹمنٹ دے گا، 15 لاکھ سی ایم صاحب نے Announce کر دیا، اسی طرح جو قانون ہے اس کے مطابق جو Mines owner ہے، وہ بھی اس کی پانچ

لاکھ تک Payment کرے گا، یہ پیکیج تقریباً کوئی 20 اور 22 لاکھ تک پہنچے گا، 26 لاکھ تک یہ پہنچے گا، ہم نے تو یہ کر دیا، اب وہ اپنے دور کی بھی بتائیں، جو بے عزتی ہوئی ہے، اب اس پر سیاست تو نہ کی جائے، وہ لوگ جن بیچاروں کو بڑے عرصے بعد سکون ملا ہے، تسلی ملی ہے، اب ان کو ورغلایا جارہا ہے کہ نہیں آپ پیکیج کے لئے نکلیں، میں حکومت کا مشکور ہوں کہ ہمیں عزت دی، ہماری جو لاشیں تھیں ان کو عزت ملی، باعزت طریقے سے گئے، وہ لوگ خوش ہیں، اس پر سیاست نہ کی جائے، ہم ان کی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ کوئلے کی کان کے مزدوروں کو ختم کریں یا پھر کم از کم جو ہمارے کوئلے کی کان ہیں ان کو ہم Safe طریقے سے، Safe method سے استعمال کریں، یہ جو Blasting کا طریقہ ہے یہ ختم ہو جائے، جو Scientific طریقہ ہے وہ استعمال ہو۔ جناب سپیکر، ہمیں بہت زیادہ افسوس ہے، سب سے زیادہ کوئلے کان کے مزدور میرے حلقے میں ہیں، اب وہ وہی مزدوروں کو اٹھایا جارہا ہے کہ آپ اٹھیں، آپ کو کیا مل رہا ہے؟ لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ ان کو مزدور کا درجہ نہیں دیتے، ان بیچاروں کو کیا ملے گا؟ آج تک وہ Registered نہیں ہیں، جب وہ Registered نہیں ہیں، ان کو Death grant نہیں مل سکتی، ان کو Marriage grant نہیں مل سکتی، ان کے بچوں کو سکالرشپ نہیں مل سکتی، یہ ظلم کس نے کیا ہے؟ جناب سپیکر، ہمارے دور میں ان کو Registered کیا جارہا ہے، ان کو Death grant بھی ملے گی، ان کو Marriage grant بھی ملے گی، ان کے بچوں کو سکالرشپ بھی ملے گی، ہم نے تو یہ کام کیا ہے، آپ بتائیں کہ کونسا کام رہ گیا تاکہ ہم وہ بھی کر لیں؟ میں مشکور ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ میرے خیال میں انہوں نے کافی Detail سے کال اٹنشن نوٹس کا جواب دیا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ Satisfied بھی ہوں گے۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کال اٹنشن نوٹس پر سپلیمنٹری نہیں ہوتا، آپ پہلے Rules پڑھ لیں اس کے بعد بات کریں، آپ بیٹھ جائیں۔ جی فیصل زیب صاحب۔

<u>جناب فیصل زیب</u>: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں، انہوں نے اسی Floor پر خود ہی کہا کہ اس وقت FATA تھا، ضلعے Merged نہیں ہوئے تھے لیکن میں بھی یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب دو سال ہو گئے ہیں کہ FATA کے ضلعے Merged ہوئے ہیں، اب وہ ضلعے تصور کئے جاتے ہیں، آپ کی حکومت ہے، اگر یہ جرگہ آپ کے پاس نہ آتا تو آپ کو ابھی تک پتہ بھی نہیں تھا کہ اس میں کیا

کرنا چاہیئے؟ دو سال ہو گئے ہیں یہ FATA merged ہوا ہے، اس کے بعد بار بار کہا جا رہا ہے کہ Point scoring کی جا رہی ہے، کوئی Point scoring نہیں کی جا رہی ہے، یہاں پر شانگلے کے عوام کی آواز اٹھائی جا رہی ہے، اگر اس کو کوئی Point scoring کا نام دیتا ہے، اس کی ہمیں پرواہ نہیں۔ رہی بات رجسٹریشن کی، آپ کی گورنمنٹ ہے، یہ آپ کا کام ہے کہ فوراً کوئلے کان کے جو مزدور ہیں، ان کو Registered کیا جائے۔ دو دن پہلے کوئٹہ میں بھی اس طرح کا واقعہ ہوا ہے کہ شانگلہ اور بالخصوص منسٹر صاحب کے حلقے کے ایک نوجوان کی لاش شانگلہ آئی ہے، یہ ایک دن کی بات نہیں ہے، بار بار یہ واقعات ہو رہے ہیں، منسٹر صاحب، میں آپ سے ایک منٹ کا وقت لوں گا، یہ ایشو بہت ضروری ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فیصل زیب صاحب، دیکھیں، جب ایجنڈا ختم ہو جائے، اس کے بعد جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں، سب کو ٹائم دوں گا۔۔۔۔

<u>جناب فیصل زیب:</u> سر، ایک منٹ کا وقت دیں، صرف ایک منٹ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں جی، تمام ممبرز ایک ایک منٹ کہتے ہیں، پھر میں پورا نہیں کر سکتا، پہلے ایجنڈے پر، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، دیکھیں، یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ ان کی حکومت ہے، ان کو کیسے پتہ نہیں چلا، میرے خیال سے دو سال سے تو فیصل زیب صاحب بھی اس اسمبلی میں ہیں، کبھی انہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے؟ اس اسمبلی میں وہاں کا ممبر اس سے پہلے کوئی اور تھا انہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے، کبھی کسی نے یہ ایشو نہیں اٹھایا، جب اٹھا تو ایک گھنٹے کے اندر حل کیا۔

تحریک التواء نمبر 272 پر قاعدہ 48 کے تحت بحث

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آئٹم نمبر 10، تحریک التواء نمبر 272 پر بحث: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، ٹھیک ہے ایک نیا بندہ آیا ہے، اس کو اگر Rules regulations کا پتہ نہیں ہے، اس کو ایسے Snap نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے، ایک منٹ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، آپ ہر کسی کی وکالت نہ کریں، آپ اپنی پوائنٹ پر بات کریں اور جو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں اپنا کر رہی ہوں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی آپ اپنی بات کریں، دوسرا جو ممبر ہے، اس کو پہلے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن ایک بات ہے کہ آپ جتنا میرے ساتھ تکرار کر رہے ہیں یا دوسروں کے ساتھ تکرار کر رہے ہیں جناب سپیکر، ایک منٹ میں اس کی بات ہو جاتی ہے، وہ Point of order پر کھڑا تھا تو بات ہو جاتی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب یہ آنریبل ممبرز یہاں پر آتے ہیں تو ان کو Rules کی ایک Book دی جاتی ہے، اس Book کو سٹڈی کرنا چاہیئے، ابھی آپ اس پر بحث کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میری ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی کو روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ خوازہ خیلہ سوات میں چھ سالہ بچی کو "سورہ" میں دیا گیا، گوکہ اس واقعے پر پختونخوا پولیس نے ایکشن لیا ہے لیکن ایسے واقعات سے معاشرے میں بگاڑ کا رجحان بڑھ رہا ہے، لہذا ایسے واقعات کو روکنے کے لئے عملی اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ معاشرے میں کمسن بچوں اور بچیوں کو اس قسم کے لاحق خطرات سے محفوظ رکھا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارے صوبے کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے، بلکہ ہمارے صوبے کا نہیں پورے پاکستان کا ہے، پورے پاکستان میں اس کو کاروکاری، اس کو ونی، اس کو سیاہ کاری اور ہمارے صوبے میں اس کو "سورہ" کہا جاتا ہے، یہ پورے پاکستان میں ہر جگہ ہر ایک صوبے کا اپنا اپنا نام ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی لڑکا یا کوئی والد یا گھر کا کوئی بڑا قتل کردے یا کسی کا کسی کے ساتھ Affairs ہوں، اس کو رنگے ہاتھوں پکڑلے یا کوئی لڑکی کسی کے پیچھے چلی جائے تو پھر اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ایک جرگہ بیٹھتا ہے، جرگے میں چونکہ یہ زمینوں کے تنازعات بھی ہوتے ہیں، ایک جرگہ بیٹھتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ چلیں جی صلح کر لیتے ہیں، جب صلح کی باری آتی ہے تو اس میں سب سے جو کمسن بچیاں ہوتی ہیں، ان کو ایک بوڑھے شخص کے ساتھ یا بہت چھوٹے بچے کے ساتھ دے دی جاتی ہیں، وہ ایسے دے دی جاتی ہیں کہ جیسے وہ غلام ہوں، ان کی زندگی اللہ معافی دے کہ ان کی زندگی وہ پرانے زمانے کے جو غلام ہوتے تھے، ان سے بھی زیادہ بدتر ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، Basically "سورہ" جو ہوتی ہے وہ ایک شخص کی بیوی ہوتی ہے لیکن اس کو "ناوې" کے نام سے یا اس کو دلہن کے نام سے کوئی نہیں پکارا جاتا، اس کو یہی کہا جاتا ہے کہ "دا په سوره کښې راغلې ده"، اس سے گھر کا کام کاج بھیڑ بکریوں سے بھی زیادہ لیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ معاملہ اس وقت بعض لوگ اس کو رپورٹ کرتے ہیں، بعض لوگ نہیں

کرتے، میں پختونخواپولیس کواس بات پر ضرور شاباش دیتی ہوں کہ یہ دو واقعے جو سوات میں ہوئے، انہوں نے دونوں کوناکام بنالیالیکن پولیس اپنے قانون سے آگے نہیں جاسکتی، جیساکہ اپر دیر میں 2013ء میں ایک کیس تھا،اپر دیر میں ایک شخص آیا،اس نے ہائی کورٹ میں یہ کہاکہ میرے والد کواور میرے بھائی کواس وجہ سے قتل کر دیاگیاکہ وہ چاہتے تھے کہ ہماری تین سال کی بچی کوان کو"سورہ" میں دے دیا جائے،جب ہم نے "سورہ" میں نہیں دی تواس کے بعد میرے بھائی اور باپ کو قتل کر دیا گیا،اب مجھے بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہائی کورٹ نے اس اسمبلی کو Direct direction دی کہ آپ اس پر سپیشل قانون بنائے اور اس سپیشل قانون میں،کیونکہ ہائی کورٹ نے صاف کہاکہ یہ ہائی کورٹ کا Verdict ہے کہ PPCاور قانون میں یہ Bailable ہے، اس میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ اتنے ظالمانہ قانون کو وہ روکا جاسکے کیونکہ ایک ظالمانہ قانون کو اس وقت روکا جاتاہے جب کوئی بہت بڑی Penaltyہوتاکہ لوگوں کوپتہ چل سکے کہ اگر ہم نے یہ کام کیاتوہمیں اس پراتنی بڑی سزا ملے گی، پھر وہ یہ کام نہیں کرتے، اب پولیس قانون کی حد سے باہر نہیں جاتی ہے، ظاہر ہےPPC میں یہ قانون Insufficient ہے، اسی طرح جو ہمارے Laws ہیں، ان میں بہت زیادہ کمزوریاں ہیں، جناب سپیکر صاحب، یہ ایک ایسی چیز ہے، پھر اس کے بعد جب ہم آتے ہیں اس کو میںChild Marriage Bill کے ساتھ Connect کرتی ہوں، جناب سپیکر،Child Marriage Bill ابھی تک ہماری اسمبلی میں ہے، ہم نے اس میں اٹھارہ سال کی عمر دی ہوئی ہے، اس میں اٹھارہ سال کی عمر سے کم جو بچے ہیں ان کو نابالغ تسلیم کیاجائے گا،ان کی شادیاں نہیں ہو سکیں گی، اگر وہ قانون بھی آجاتاہے تووہ اس کے ساتھ منتھی ہو جاتا،ایک نابالغ بچی جو تین سال کی ہے یاچار سال کی ہے، یہ خوازہ خیلہ کی جو بچی تھی، یہ چھ سال کی تھی، ظاہر ہے کہ اس میں بچی بالکل ایک Minorمیں آتی ہے، اگر وہ Child Marriage Billآجاتاتوآج یہ مسئلہ نہ ہوتا۔ پھر اسی طرح اگر آپ اس کے ساتھ شاہ زیب قتل کیس کو منتھی کرتے ہیں کہ اگر آج ایک Juvenileکسی بھی مقدمے میں پکڑاجاتاہے تو مجھے بتائیں کہ ہمارے پاس، ایک جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ Pilot projectہے جو کہ ابھی بنوں میں بن رہاہے، پھر آپ اس کو کہاں لے کر جائیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، ایک تو ہمارے پاس Private Members` Dayنہیں ہے، جس میں میرے چار پانچ بل پڑے ہوئے ہیں، بد قسمتی یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ وہ Private Members` Day پر کسی بھی اپوزیشن کو موقع نہیں دیتی، خود دھڑادھڑ کوئی آرڈیننس لے کر آرہاہے، کوئی بل لے کر آرہاہے، بلوں کی

بھر مار ہے، آرڈی نینس کی بھر مار ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب تک آپ اپوزیشن کے لوگوں کی یہ حقیقت نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ قانون سازی میں گورنمنٹ سے پیچھے نہیں ہیں، ہمارے بہت زیادہ قانون جو وہ ہمارے Laws، جو ہم لوگوں نے بل جمع کئے ہوئے ہیں، میرا اسمبلی میں تیزاب گردی کا بل موجود ہے لیکن باوجود اس کے میں نہیں لاسکتی ہوں کیونکہ Private Members` Day نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے بل اور بھی موجود ہیں جو کہ میرے مختلف ایم پی ایز نے جمع کروائے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ نہیں آسکے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ "سورہ" ایک ایسی لعنت ہے کہ خدا نہ کرے کہ یہ کسی کے گھر میں اگر یہ "سورہ" کی بات آجاتی ہے، جب اس پر "سورہ" کا نام آجاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یا تو اس کو زہر دیتی ہے یا پھر وہ خود زہر پی لیتی ہے یا پھر اس کو گھر والوں سے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی، اس کی موت اور زندگی ایسی ہے جیسا کہ وہ آقا کے سپرد کر دی گئی ہو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کہاں کا دستور ہے کہ گناہ میرا بھائی کرے، گناہ میرا باپ کرے، گناہ میرا بیٹا کرے اور اس میں میرے گھر کی بچی غلاموں کی طرح، دوسرے لوگوں کی غلام بن جائے اور وہ مرد دندناتے پھرے، اپنے مونچھوں کو تاؤ بھی دے کر کہے کہ بس میں اس جرم سے بچ گیا ہوں؟ میں اس پر یہاں بہت زیادہ دو تین چار دفعہ کھڑی ہوئی ہوں، میں نے Harassment پر کمیٹیاں بھی بنوائیں، جب آپ کی اس Chair پر سپیکر مشتاق غنی صاحب بیٹھے تھے، جب میں یہ پچھلی دفعہ لے کر آئی تو انہوں نے مجھے کہا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ مرد مرد کا ساتھ دیتا ہے، یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن میں اس معزز خاندان کی اس کے باپ کا نام لے لوں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ وہ کس باپ کی بیٹی ہے، میں اس کو Ombudsman کے پاس لے کر گئی، اسی کا کیس خود بخود گورنر صاحب نے اٹھالیا، "ما مه شمیره د رگډ یم"، اس کے لئے جب گورنر کی (GIT (Governor Inspection Team بنی، انہوں نے اس بندے کو بالکل بے قصور ثابت کر دیا، اس کو کہا کہ جی یہ بالکل بے قصور ہے، یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے، جب Ombudsman کے پاس یہ کیس گیا، وہ پروفیسر بھی برطرف ہو گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے Harassment کی طرف پہلی کامیابی تھی جو ہمیں ملی ہے، میں اس لڑکی کو بھی داد دیتی ہوں کہ اس نے اپنا خاندان نہیں چھپایا جبکہ گورنر ہاؤس سے اس کی تمام Detail اخبارات میں آگئی تھی، جس پر مجھے افسوس ہے کہ ایک معزز گھرانے کے لوگوں کی Detail آجاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح "سورہ" بھی ہے کہ "سورہ" ایک گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے، "سورہ" ایک لعنت کے طور پر استعمال ہوتا ہے، "سورہ" ہماری

بچیوں کے لئے بد قسمتی کی علامت ہے اور اگر آپ دیکھیں تو پشاور کے Settled area میں بھی ہو رہا ہے، یہ پورے پختونخوا میں ہو رہا ہے، یہ باقاعدہ طور پر جو Merged areas ہیں، وہاں پر بھی ہوتا لیکن کیسز بہت کم رپورٹ ہوتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں ہم نے اپنی دشمنی ختم کرنی ہے، ہمیں اس بچی سے کیا لینا دینا ہے، اگر ایک بچی کسی کے بھینٹ چڑھ گئی تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہماری دشمنی ختم ہو جائے، گناہ مرد نے کیا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں ہائی کورٹ کی دی ہوئی Instructions' کی روشنی میں آپ سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ "سورہ" پر ایک الگ Legislation آنی چاہیئے، اس کو ایک ناقابل تلافی جرم قرار دینا چاہیئے، اس پر باقاعدہ طور پر یہ دیکھنا چاہیئے کہ بھائی جو Laws ہیں، جو PPC ہے، اس میں ہمیں امنڈمنٹ کی ضرورت ہوگی، ہمیں اپنا Law بنانا پڑے گا، میں آپ کے توسط سے کہ یہ جس منسٹر کی Jurisdiction میں آتا ہے، یہ Child Marriage Bill، اس کو یہ لے کر آئیں۔ آخر میں میں یہ کہوں گی کہ جو ہم لوگوں نے Violence against women committee میں جو ہم لوگوں نے سفارشات دی تھیں، وہ بھی ابھی تک نہیں آئیں، میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی، میں یہاں پر ایم پی ایز سے بھی درخواست کروں گی کہ اس میں میں نے جو امنڈمنٹ کی تھی، اس میں یہ تھا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں کمیٹیاں بنیں گی، اس کمیٹی کو جو Chair کرے گا، پہلے اس میں DC تھا کہ DC Chair کرے گا لیکن میری امنڈمنٹ کے بعد یہ ہوا، میں منسٹر صاحب کی بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ہر Lady Member اس کو Chair کرے گی، جب یہ ڈسٹرکٹ لیول سے یہ گند صاف ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ یہ "سورہ" یہ غیرت کے نام پر قتل اور یہ باقی چیزیں Women harassment اور اس کے علاوہ Violence against the women, Child Marriage اور یہ تمام خرافات آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی جائیں گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے اتنے Important، حالانکہ اس کو لوگ Important نہیں سمجھتے لیکن یہ بہت Important ہے، یہ پاکستان میں تمام جگہوں پر موجود ہے، کوئی اس کو ریکارڈ پر لاتا ہے کوئی اس کو ریکارڈ پر نہیں لاتا، مہربانی کر کے اس پر ایسا Law بنائیں، آپ نے رولنگ دینی ہے کہ اس پر Law بنایا جائے، آپ Law department کو رولنگ دیں گے کہ اس پر Law بنایا جائے، اس میں ناقابل تلافی اس طریقے سے سزا دی جائے تاکہ مرد حضرات یہ سوچیں کہ ہاں ہم نے جیل جانا ہے، ہاں ہم نے یہ بھگتنا ہے،

ہم نے کوئی غلط کام کیا تو ہم نے بھگتنا ہے، ہماری بچی نے یا ہماری بہن نے اس کو نہیں بھگتنا، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھ ٹائم دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب میر کلام خان صاحب۔

جناب میر کلام خان: تهینک یو جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه چې ماته دې وخت راکړو۔ نن چې کومه د "سوري" په حوالې سره دا موضوع ده نو واقعې چې زمونږه په معاشره کښې دا ډیره لویه مهمه او ډیره لویه ضروری موضوع ده خو د دې سره تړلې د ماشومانو نورې هم داسې مسئلې دی چې په هغې باندې مونږ تر ننه پورې کار نه دے کړے، په هغه څیزونو، ورسره ورسره چې کومه د ماشومانو د "سوري" سره نورې هم کومې مسئلې راځی نو پکار ده چې مونږ په هغې باندې هم کار اوکړو۔ لکه د ټولو نه اول چې د ماشومانو د پیدائش په قبائلی علاقه کښې په Merged districts کښې کوم صورتحال دے، دوئ ته کوم Facilities دی نو هغه هسپتال ته رسول یا هلته د دې پیدائش، ډیر ماشومان په لارو کښې یا چې هسپتال ته اورسی نو هلته کښې ساه ورکړی۔ د هغې د پاره دویمه خبره د ټولو نه هم ضروری ده، زمونږ کډوال دی، زمونږه آئی ډی پیز دی،د کورونا په دې مسئله کښې په بکاخیل آئی ډی پیز کیمپ کښې زمونږه ماشومان پراته دی او هلته په افغانستان کښې، د پاکستان او د افغانستان په مینځ کښې دوبیهه او پس میله علاقې ورته وائی، په دیکښې د هغه سائیډ نه هم په تکلیف دی او د دې سائیډ نه هم په تکلیف دی، په هغې کښې هم په زرګونو ماشومان دی، په دیکښې هم په زرګونو داسې ماشومان دی چې د یو کال هم شته ،د دویم کال هم شته، د دریو کالو هم شته، د هغې د پاره پکار دا ده چې د دې ماشومانو مونږ په Broad sense کښې دا خبره راولو او د هغې د پاره د راتګ یو طریقه جوړ کړو۔ بله خبره دا ده چې زمونږ په قبائلی علاقه کښې چې څه رنګ میډم خبره اوکړه، د "سوري" چې کومه مسئله روانه ده، د هغې سره سره زمونږ په قبائلی علاقه کښې بله د ماشومانو انتهائی Serious issue روانه ده چې Land mines دی، د Land mines په واقعاتو کښې روزانه په جنوبی وزیرستان کښې یا په شمالی وزیرستان کښې یا په نورو ضم ډسټرکټس چې دی، په دیکښې په هفته کښې دوه ماشومان تقریباً خامخا د پښو نه یا د لاسونو نه

محروم او معذوره کیږی، دا مخکښې ورځ په جنوبی وزیرستان کښې په وانا کښې یو جینئ وه، روحیله بی بی چې دواړه لاسونه ئے په بم کښې کټ شوی دی، هغې ته به څوک انصاف ورکوی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ستاسو چې کومه ایجنډا ده، په هغې باندې خبره اوکړه، تاسو په دغه خبره کوئ۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: جناب سپیکر، زه د "سورې" او د ماشومانو خبرې سره Related خبره کوم، د سورې چې څومره مسئله ده، دومره هلته د Land mines هم مسئله ده۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نو تاسو په هغې باندې چې کومه د Land mines مسئله ده، په هغې باندې بل ایډجرنمنټ موشن راوړئ، په هغې به خبره اوشی، اوس میډم چې کوم راوړې دے، په هغې باندې خبره اوکړه، تاسو څیزونه مه Mix کوئ، چې په کوم څیز باندې خبره وی په هغې خبره اوکړئ جی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: د سورې سره سره په دې صوبه کښې د ماشومانو سره نور هم زیات زیاتے شوے دے، هغوی باندې جنسی زیاتے هم کیږی، نورې هم مسئلې دی خو بس تاسو وایئی چې خبره مه اوږدوه، سینیئر کسان پاتې دی، هغوی به پرې هم خبره کوی۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محترمہ بصیرت خان صاحبہ۔

<u>محترمہ بصیرت خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی چې ماته مو په دې Topic باندې د خبرو کولو موقع راکړه۔ زه به د نګهت اورکزئی شکریه ادا کوم چې په سوره باندې ئے خبره اوکړه او د اسمبلئ په Floor باندې مونږ هم خبرې اوکړې۔ که مونږه اوګورو او دا اووایو چې مونږه په دور جدید کښې وخت تیروؤ خو که په حقیقت کښې اوګورو نو زمونږه چې کومې ماشومانې دی، هغه په دور جاهلیت کښې دی، د اسلام نه مخکښې چې ټائم وو، ماشومان به ئے را واغستل، ژوندئ به ئے په زمکه کښې ښخ کړه، زه د سورې مثال دا ګنړم چې د ټول عمر د پاره خپله لور خور راواخلی او ژوندئ ئے ښخوی، بد قسمتئ سره مونږه پښتنو کښې دا

ځیز ډیر زیات دے ، زه به د پسمانده علاقې په باره کښې دا اووایم چې سوره هلته زیاته ده ، ظلم به ئے پلار اوکړی ،و رور به ئے اوکړی ، تره به ئے اوکړی خو بدل به لور خلاصوی ، مونږه خان ته غیرت مند پښتانه وایو ، زه د ټولو خپلو پښتنو مشرانو قدر کوم ، د بد قسمتئ سره د سورې چې کومه جرگه ده ، هغه د سړو په لاس کښې ده ، څنگه چې نگهت اورکزئی اووئیل چې دا Women Domestic Violence Bill چې پاس شوے دے نو په دې باندې پکار ده چې فی میل ممبر چې د کومې ضلعې والا وی ، هغه Involve شی ، که داسې قسم ایشو راځی نو چرته نه به یو فی میل خپل فی میل سپورټ کوی ، دوئ به د داسې حادثو نه بچ شی۔ که مونږه اوگورو سوره خو هغه For the time being خو دا وی چې یره په سوره کښې ئے جینئ ورکړه او Settlement اوشو ، قصه خلاصه شوه ، نه جناب سپیکر ، په دې ټائم کښې یوه بله سلسله سټارټ شی ، هغه ماشومه تر مرگه پورې پیغورونه اوری ، د پلار په کور باندې بنده وی ، مونږه چې په کوم بنیادی حقوق باندې خبره کوؤ ، مونږه وایو چې ایجوکیشن دے ، هیلتھ دے ، XYZ with health to all these things ، نو چې زما ماشومې سره داسې ظلم کیږی ، مونږه به تر څو پورې چپ پاتې کیږو ، که په دې ټائم کښې مونږه چپ پاتې شو نو بیا زمونږه دلته کښې د کښیناستلو هیڅ فائده نشته ، زما خو بالکل فائده نشته ، که زه دا اووایم چې په دې Topic باندې زه د اسمبلی فلور باندې ناسته ووم او زما په علاقو کښې د غیرت په نوم باندې ماشومانې مړې کیدې ، د هغې به صرف دا اووایم چې په دې فلور باندې زه ټولو ته ریکویسټ کوم ، زه خپل کلچر یا Norms against نه ځم خو برائے مهربانی چې ظلم تاسو اوکړئ ، غلطیانې تاسو اوکړئ ، د خپلو لونړو په Through باندې هغه خپله مسئله څه له حل کوئ ، دلته ډیرې لارې شته ، د پیسو په Through شی ، جرگه کښینوئ ، خپل ځانونه جیل ته مخامخ کړئ ، This is not the right way ، ظلم به یو اوکړی او بیا هغه ظلم چې Settle کوی نو هغه به بیا ماشومه برداشت کوی۔ زما به د اسمبلئ په فلور باندې دا ریکویسټ وی چې مونږه داسې Legislation جوړ کړو چې زمونږه ماشومانو ته حفاظت وی ، داسې قسم خبرې اوشی ، زمونږه په FATA یا په Merged

districts کبنې اوسه پورې هغه ځیز فنکشنل نه دے، مونږه سره په Merged districts کبنې به د پولیس ډیپارټمنټ کسان وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، د جمعې ورځ ده، شارټ کړئ۔

محترمہ بصیرت خان: جناب سپیکر، یو منټ جی، مونږه سره په Merged districts کبنې فی میل پولیس والا نشته، که داسې کیسز راځی نو Male هغه کورته نه شی تللے، زما به دا ریکویسټ وی چې زمونږه کوم دا فی میل سټاف دے، هغوی زمونږ سره On board شی، داسې قسم ایشو چې وی، زمونږه سره فی میل پولیس باقاعده موجود وی، هغوی خپل څه Hesitation نه وی، Easily assist کیدے شی، داسې د Helpline نمبرې وی چې مونږه په Merge districts کبنې چې هغه کومې Settled ماشومانې دی، هغه Easily پولیس ته یا Helpline ته Call کولے شی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبه، شارټ خبره کوئ جی، د جمعې ورځ ده۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ کی بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑے اہم ایشو کو یہاں پر اس Floor پر اٹھایا جو کہ میرے خیال میں تمام صوبے کا ایک جرگہ ہے، یہاں پر تمام صوبے کی نمائندگی موجود ہے، میں یہ سمجھتی ہوں کہ "سورہ" کی جو رسم ہے، وہ خواتین کے حقوق کی محرومیوں کا دروازہ کھولتی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم الحمدللہ ایک اسلامی نظریاتی پاکستان کے اندر رہتے ہیں، ہمارے آئین کا جو Preamble ہے، وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہے، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیئے گئے ہیں، اس کی بہت تفصیل قرآن میں موجود ہے، یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج ہمارے ملک یا ہمارے صوبے کی بدنامی خواتین کے حقوق کے پورے نہ ہونے کی وجہ سے پوری دنیا میں ہمارے جگ ہنسائی ہو رہی ہے، اس لحاظ سے ایک اہم ایشو یہ ہے کہ جیسے میری بہن نے کہا کہ یہ جو "سورہ" کی رسم ہے، یہ محرومیوں کا ایک دروازہ اس لحاظ سے بھی کھولتی ہے کہ جب یہ خواتین ان گھروں کے اندر جاتی ہیں تو ان کو وہ بنیادی حقوق سے محروم کیا جاتا ہے کہ جو ان کا بنیادی حق ہے۔ اس وقت میں آپ کے سامنے خواتین کے حقوق کی محرومیوں کے لحاظ سے ایک اور اہم بات رکھتی ہوں کہ اس وقت ہماری چالیس فیصد خواتین شناختی کارڈ سے محروم ہیں، اس وقت ہماری خواتین بنیادی صحت اور تعلیم کی سہولیات سے محروم

ہیں، اس وقت یہ بہت تشویش کی بات ہے کہ اپر دیر کے ایک علاقے میں ہماری بچیوں کے پاس Transportation کی سہولت موجود نہیں ہے کہ وہ اپنے ہائی سکول کو Continue رکھیں اور اپنے ہائی سکول کے اندر ان کی حاضری ممکن بنائی جاسکے، ان خواتین کی محرومیوں کو دور کرنے کا ازالہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم خواتین کو وہ بنیادی حقوق دیں جو کہ قرآن میں درج ہیں اور جن میں وراثت کا حق ہے، جن میں شادی کی رضامندی کا حق ہے، جن میں مہر ہے، جن میں وراثت ہے، جن میں اس خاتون کو گھر کی ملکہ بیوی کی حیثیت سے قرار دیا گیا ہے، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ بہت اہم ایشو ہے، اس پر Detail سے بحث بھی ہونی چاہیئے، اس کے لئے Detail کے ساتھ قانون سازی اور اس کا جو بھی Conclusion کرے گا، اس Conclusion کو قانون سازی کی شکل دینی چاہیئے، شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Ji, Madam.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، چونکہ میں جذبات کی رو میں اتنی بہہ گئی تھی کہ جو پوائنٹ تھا، وہ یہ تھا کہ میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں، آپ سے التجاء کرتی ہوں کہ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو "سورہ" کے لئے ہو، اس کے لئے قانون سازی بھی کرے، اس کے لئے جو بھی سفارشات ہیں، وہ مرتب کی جائیں، ہم لوگ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ ایسی قانون سازی کیسی ہونی چاہیئے اور کیا ہونا چاہیئے؟ اگر آپ نے Law department پر ڈال دیا تو بس پھر گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه جناب سپیکر صاحب، د نګهت بی بی ډیره زیاته مننه چې یو دومره اهم نکتې ئے راا وچتې کړې، یقیناً ډیره د بد قسمتئ خبره ده چې په یویشتمه پیړئ کښې مونږ په کومه خاوره باندې ژوند کوؤ او په داسې حالاتو کښې چې چرته کښې مونږه د انسانیت خبره کوؤاو بیا چرته مونږه د زنانؤ حوالې سره او د هغوی د Rights خبره کوؤ، تاسو دې ته سوچ اوکړئ چې په دې وخت کښې دې نوی حالاتوته اوګورئ چې په نورو ملکونو کښې، د ترقی یافته ملکونو خبره مونږه کوؤ، زمونږه هغه زنانه چې دی، زمونږه هغه خوئیندې چې کوم ځایونو ته اورسیدلې، مونږه اوس هم په پارلیمان کښې دا خبره کوؤ چې دا په خوازه خیله کښې چې کومه واقعه شوې ده، د ټولونه اول خو مونږ د دې غندنه کوؤ، بلکه دا دلته کښې حکومت ناست دے، واکمن خلق ناست دی، دوئ نه دا تپوس پکار دے چې دا د سورې دا قانون چې دے دا خو داسې څه نوې خبره خو

نه ده، دا خو ډیر زوړ قانون دے، دا قانون Already موجود دے، زه دا تپوس کوم چې دا قانون موجود دے نو دا ولې نه عملی کیږی؟ او تاسو اوګورئ چې دا سې علاقې زه تاسو ته په پیښور کښې هم ښودلې شم چې دا سې علاقې، دا سې کلی اوس هم شته چې هلته کښې خلق پاځی، جرګه پاځی او دلته کښې چې څنګه خبره اوشوه، د افسوس خبره خو دا ده چې یو جرم، یو قتل هغه به یو سړې کوی، یو ورور به کوی، یو پلار به کوی، یو خاوند به کوی او د هغې سزا به بیا هغه بچیانوته ملاویږی، هغه ماشومانو ته ملاویږی، هغوی ته دا پته هم نه وی چې دا ما سره څه کیږی لګیا دی؟ هغوی په دې هم نه وی خبر چې دا سوره چې ده، دا جرګه چې ده، دا زما ورور، زما پلار، زما ځوې چې کوم جرم کړے دے، د دې په بدل کښې ماته څه سزا ملاویږی۔ تاسو ټول پښتانه یئ او تاسو په دې هاؤس کښې ناست ټولو ته پته هم ده چې دا سوره چې کومه ده په دیکښې چې کله دا سې بچیانې لاړې شی نو د هغوی ژوند څه وی؟ د هغوی هغه ځائې کښې چې کوم زه نه پوهیږم چې مونږ پښتون قوم ډیر غیرتمند یو، مونږ ته خپل کلتور او مونږه خپل چې کوم زمونږه کلتور دے، په هغې مونږ ډیر ښه پوهه یو، دلته کښې یو خبره ډیره د افسوس ده چې مونږ کله دا خبره کوؤ چې زنانه، لور خور ته په اسلام کښې دا دا حق حاصل دے، بیا دا وئیلې کیږی چې دا خو زمونږه کلتور نه دے او په کلتور کښې دا نشته چې بیا مونږ دا وایو چې په کلتور کښې دا دا شته، وائی چې دا خو په اسلام کښې نشته، زنانه چې ده، هغه په اسلام او په کلتور کښې اړوی را اړوی، ډیره د افسوس خبره ده، زه به دا تپوس کوم، د هغه Concerned department نه چې دوئ دې هغه قانون راا وچت کړی، په خلقو کښې او په جرګو کښې دا Awareness ولې نشته، دا څنګه ملک دے؟ آیا په دې ملک کښې قانون نشته؟ په دې ملک کښې حکومتونه نشته؟ جرګه کوی، جرګه کښې خو دوه درې کسان نه کښینی کنه، بل دا حق جرګې ته چا ورکړے دے چې هغه به د زنانو باره کښې، په هغې کښې زنانه موجود نه ده، د فیصله سازی اختیار هغه سړو ته چا ورکړے دے چې هغه به د زنانو فیصلې کوی؟ څو پورې چې په Decision making کښې زنانه نه وی شاملې، که هغه سیاسی ګوندونه دی، که هغه نور پلیټ فارمز دی، په هر ځائې کښې چې زنانه په جرګو کښې نه وی شامل کړی او

په Decision making کښې زنانه نه وی شامل نو دغه شان لعنتونه به وریږی او دغه شان کارونه به کیږی لکه په سوات کښې چې شوی دی۔ په موجوده وخت کښې مونږ دا خبره کوؤ، په یو ټپه کښې وائی چې:

ے   که د زلمو نه پوره نه شوه

فخر افغانه جینکۍ به دې ګټینه

دا هغه وخت راغلے دے چې ستاسو د زلمونه یوازې نه پوره کیږی، ستاسو نه دا یوازې پوره نه ده تر څو پورې چې تاسو سره د لته په اسمبلۍ کښې هم زنانه ناستې نه وی،د پښتون قوم په زنانو کښې دومره شعور، دومره Talent شته خو د کلتور، جناب سپیکر، ډیره د افسوس خبره ده، کله چې د کلتور خبره راشی او د جرګو خبره راشی نو مرګونه به سرے کوی او بیا به د دغه ماشومانو او د دغه ښځو په شا پټیږی، شرم پکار دے داسې سړو له چې هغوی د داسې ماشومانو په سوره کښې فیصلې کوی۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، زه د نګهت بی بی ډیره شکریه ادا کوم چې دا اهم ایشو ئے دلته د ډسکشن د پاره راؤړه او ستاسو هم شکریه ادا کوم۔ زما دا خیال دے چې ټولو زنانو خبرې اوکړې خو د ډسکشن نه مخکښې به زه دا تجویز دوئ له ورکړم چې د زنانو ډیر اهم Role دے، Population ئے هم Fifty percent plus دے خو په صوبائی کابینه کښې ما یوه زنانه هم اونه لیدله، دا ټولې زنانه دا حتجاج شروع کړئ چې په دې باندې د دې خپلې اسمبلۍ نه دا کار شروع کړو۔ جناب سپیکر، حقیقت هم دا دے چې دلته ډیر کوم زمونږ معاشرتی رواجونه دی یا تاریخی یو Trend را روان دے، باید چې مونږه هغې ته سوچ اوکړو چې نیت د هغې په شا څه وو، دغه کار کول پکار وو، دغه کار نه کول پکار وو، دا ډیره زیاته اهم او ضروری خبره ده او بیا اخلاقی توګه باندې هم که مونږ ورته اوګورو، په مذهبی توګه باندې هم د سورې په حواله، د واده په حواله، د هغې د ژوند په حواله یا زمونږ خوئیندو خبره اوکړه چې بیا په هغه کورونو کښې ورته کوم پیغورونه ملاویږی، د هغې په حواله دې خبرو ته کتل پکار دی او بیا دلته دا بدقسمتی راشی چې ډیر څیزونه په تاریخی حواله د کتلو

په ځائې د هغې Exploitation شروع شی، جناب سپیکر، دا ډیره لویه بدقسمتی ده. اوس هم چې د پښتنو په وطن کښې دا ذاتی دشمنئ چې دی، دا ډیرې زیاتې دی او دلته د شانګلې زمونږ دوه ممبران ناست دی، د هغه لوئې حادثې نه علاوه په شانګله کښې تیره هفته په یو کور کښې غالباً څلور مړی اوشو او دا ټوله ذاتی انا ده. جناب سپیکر، د دې څوک مرسته کولې شی چې یو ماشومه چې هغه بالغه هم نه وی، د هغې سوچ هم نه وی، د هغې بوجهه هم نه وی او هغه دې په داسې معاملاتو کښې د رشتې په شکل کښې ورکړے شی؟ دا مناسب خبره نه ده، د دې هیڅوک ملګرتیا نه شی کولے خو ما په دې ټول ډسکشن کښې هغه خبره واؤ نه ریدله کومه چې ما اوریدل غوښتل. جناب سپیکر، دا د پښتو یو ډیر لوئې تاریخ را روان دے چې مونږ دا وینو چې پښتنو په ډیرانونو باندې هم جهګړې کړې دی، هغه پښتنو کښې به دا متل مشهور وو چې "ډیران ګټو او ارټ بیلو" او په هغې باندې به لس لس او شل شل مړی کیدل، بیا به جرګې کښیناستلې او هغه جرګو به د دشمنئ ختمولو نیت د سورې چې وو، هغه به دا وو، زه د سورې وکالت نه کوم، د سورې تاریخ بیانوم او نیت به دا وو چې دا نه ختمیدونکی دشمنی چې ده دا په رشته کښې بدله شی، په رشته څنګه بدله شی؟ چې د دوه کورنو به جهګړه وه، دشمنی وه، د دې کور نه به ماشومه لاړه هلته به واده شوه، د دې کور نه به ماشومه راغله دلته به واده شوه، ظاهره خبره ده د هغې به ماشومان پیدا شو او دې مشرانو به هم هغه ماشومانو ته کتل، ظاهره خبره ده انسان انسان وی، هغه دشمنی به تهم شوه، هغه دشمنی به اودریدله. جناب سپیکر، وخت تلو راتلو، هغه خبرې داسې ځائې له راغلې چې هغه بیا پیغور جوړ شو، هغه کار چې وو، د خیر په ځائې هغې خیر راؤ نه وړلو، د هغې نه داسې داسې مسئلې جوړې شوې. زه به خواست ضرور کوم چې څنګه د پښتنو متل ضعیف نه شی کیدے، دا Challengeable ده، دلته زمونږ ټول مذهبی ورونړه ناست دی، نن دلته حدیث مونږ پخپله وایو، علماء کرام وائی چې دا ضعیف وی خو د پښتو متل دا Challengeable دے، دا زه نه وایم، دا د پښتنو تاریخ دے چې دا ضعیف نه شی کیدے، نیت د سورې وو، دا صرف په دې خاطر وو، دا نن هم تاسو اوګورئ چې د پښتنو په وطن کښې ذاتی دشمنئ د ډیرې لوئې بدقسمتئ نه په ډیر لوئې تعداد

کښې دی، په دومره لوئې تعداد کښې دی چې کالونه تیر شو، اوس خو شکر الحمدلله تعلیم هم راغلو، اوس خو شکر الحمدلله په خلقو کښې ډیر شعور هم راغلو، تر ډیره حده پورې د هغه دشمنو تعداد چې دے هغه کم شو، بالکل عوامی نیشنل پارټۍ دې سره اتفاق کوی چې کښینو، مونږه خپل معاشرتی اقدار، خپل معاشرتی تاریخ، دا دې وړاندې کیږدو، په شریکه کښینو، د نوی وخت د ضرورت او د تقاضو مطابق مونږ قانون سازی اوکړو خو هرګز دا نا چې دې له څوک دا رخ ورکوی، ګنی خدائے مه کړه، د پښتنو ذهنیت په داسې شکل دے، زه ډیر په معذرت سره دا خبره کوم چې دې له څوک کوم Angle ورکوی هغه خلق به د خپلو مقاصدو د پاره ورکوی خو د پښتنو په وطن کښې څنګه چې نور معاشرتی اقدار دلته پراته دی، نیت ئے بد نه وو، نیت ئے ښه وو او دا ظاهره خبره ده بیا د سپریم کورټ Decision راغلے دے، د هغه Decision نه پس مونږ ګورو، دا چې ډیر Rare cases کښی د دغه ماشومانو د سورې په شکل کښې Violation کیږی، مونږه Appreciate کوؤ خپل پولیس او عدالت هم Appreciate کوؤ، که کله هم د دې خبرې پته په دې شکل باندې اولګی، جناب سپیکر، که د سورې دا خبره مونږ یو سائډ ته کیږدو، هسې هم په پښتنو کښې د پښتنو په معاشره کښې Arrange marriages دی او په هغې اعتراض چا نه دے کړے، د پښتنو مور او پلار له اختیار ورکړے وی چې په کوم ځائې کښی ماله رشته کوئ، مونږ ټول، دا خو اوس نوے وخت راغلو، زمونږه دا شوکت صاحب دے، غالباً نه شم وئیلې چې هغه خو به پکښې دویم پخپله خوښه کړے دے خو اول ئے ضرور د خپل مور او پلار په دغه باندې کړے دے، داسې Light mood کښې خبره کوم ځکه چې زمونږه همزولے ملګرے دے، جناب سپیکر، دا وو هغه Arrange marriages، تاسو اوګورئ او د هغې نه تاسو اندازه اوکړئ چې د پښتنو په معاشره کښې د طلاق Ratio چې ده دا انتهائی کمه وه، دا کله سیوا شوه؟ دا ځکه سیوا شوه، دا هم تاریخ دے، مونږه چې څنګه دا Terminology استعمالوله، Love marriages شروع شو، دا د انسان Right دے، دا د ماشومې هم Right دے، دا د ماشوم هم Right دے، دا د پیغلې هم Right دے، دا د ځوان هم Right دے، هغه دې د خپلې خوښې واده اوکړی خو د پښتنو په

معاشرہ کښې د مور او پلار فیصلې چې دی دا غلطې نه دی، دا ثابته شوې دی، دا هم تاریخ دے، پکار دا ده چې مونږه دا تاریخ بیان کړو، دا زمونږ یو مشر ناست دے، دا زمونږه یو مشره ناسته ده، دا څومره چې زمونږ مشران، کریم خان پکښې ډیر زیات مشر دے، زمونږه دا پیر صاحب پکښې مشر دے، دا ټول دې سوچ او کړی، رنګیز خان پکښې مشر دے، زه او شوکت صاحب به څوانانو کښې راځو خو زه به ترې نه ځان اوباسم، دا ټول Arrange marriages دی او دا داسې کامیاب دی چې د دغه زنانؤ د Arrange marriages مثالونه، د پښتنو افسانې راواخلئ، د پښتنو ډرامې راواخلئ، لیکوال د ادب په ژبه او شکل کښې هغه هومره وفا، هغه هومره وفاداری، هغه هومره تابعداری، زه د نګهت بی بی د سورې وکالت یا مخالفت نه کوم، زه د پښتنو تاریخ بیانوم، لهذا دا د پښتنو دومره قوی، مضبوط او لوئې تاریخ دے، زه بالکل دې سره اتفاق کوم چې د سورې د پاره او نګهت بی بی دا خبره اوکړه، چونکه په نورو معاشرو کښې یو په بلوچ معاشره کښې او د پښتنو په معاشره کښې دشمنئ تیرې شوې دی، باقی معاشره کښې دومره نه دی شوی، دا دوئ چې ورله نومونه ورکوی، دا ظاهره خبره ده، څنګه چې ما د هغه خبرې ذکر اوکړو، بالکل مونږه د دې خبرې ملګرتیا کوؤ چې قانون سازی دې اوشی خو د پښتنو دا لوئې تاریخ چې دے دا باید چې په نظر کښې اوساتلے شی۔ شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، ډیره شکریه۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ نگہت بی بی نے، سرداره، اوس کښېنه کنه، چرته ځې-----

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> واؤرئ جی، House in order، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو Topic انہوں نے اٹھایا ہے، بہت ہی زبردست، حالانکہ کچھ قانون سازی موجود بھی ہے جس کے تحت پولیس اور عدالتیں کارروائیاں بھی کر رہی ہیں لیکن اس طرح مؤثر قانون سازی بھی ہونی چاہیئے، میں اس کے حق میں ہوں کہ کسی کی سزا کسی اور کو نہیں ملنی چاہیئے، یہ نہ ہمارے اسلام کے اندر موجود ہے، نہ قانون کے اندر موجود ہے کہ کسی کی جو مرضی ہے وہ

کرے، یہ انتہائی ظلم ہے۔ سردار بابک صاحب نے جن چیزوں کا حوالہ دیا کہ Arrange marriage وہ آج بھی کامیاب ہے لیکن Arrange marriage، "ونی اور سورہ" میں بہت فرق ہے، وہاں جو Arrange marriage ہوتی ہے، ماں باپ صحیح رشتہ دیکھتے ہیں، اس کی برابری کی بنیاد پر رشتہ دیکھتے ہیں، یہاں پر برابری کی بنیاد نہیں ہوتی، یہاں زبردستی کی بنیاد پر ہوتی ہے، اس میں بہت بڑا فرق ہے، Difference ہے۔ آج کی عورت نے تعلیم حاصل کی ہے، شعور حاصل کیا ہے، یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی کہ ہم اس کو کسی ایسے قانون کی بھینٹ چڑھائیں جو کہ زیادتی کے زمرے میں آئے۔ جناب سپیکر، وقت کے ساتھ ساتھ حالات بھی بدلتے ہیں، اگر اسلام میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے کلچر میں ایسی کوئی چیز ہے، ہمارے کلچر میں بھی اور اسلام نے بھی عورت کو بہت بڑا مقام دیا ہے، Respect دی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اب تک یہ جتنی بھی کارروائیاں ہوئی ہیں، یہ انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہیں۔ جناب سپیکر، وہ بالکل انفارمیشن کی بنیاد پر اور موجودہ جو Law ہے، اس کے تحت ہوئی، بالکل میں اس کے اندر جو میں سمجھتا ہوں کہ ملزم تو گرفتار ہو جاتا ہے لیکن ان کی Bail ہو جاتی ہے کیونکہ Investigation کا جو پراسیس ہے وہ کمزور ہے، میں یہی عرض کروں گا کہ جو Cases registered ہوئے ہیں، ان پر اس لئے عمل درآمد پوری طرح نہیں ہوتا ہے کہ آپ کے قانون میں سقم ہے، وہاں پر کچھ ایسی چیزیں ہیں جس سے وہ Bail out ہو جاتے ہیں، ان کو جو سزا ملنی چاہیئے ہوتی ہے، وہ اس سزا سے بچ جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاشرتی برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہمیں مل کر ایسی قانون سازی کرنی چاہیئے کہ ہم اس کا راستہ روک سکیں۔ جناب سپیکر، میرے بھائی نے FATA کے حوالے سے جو بات کی، میں اس پر بھی تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا کہ Merge کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ جو 73 اور 74 سال میں FATA کے اندر وہ ترقی نہیں آسکی جس کی وجہ سے آج بھی وہاں پر زچگی کے دوران ماں اور بچے کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے، وجہ یہ تھی کہ اس کو Merge کرنا تھا، آج ان کے ہسپتالوں کی Up gradation کا پراسیس شروع ہو چکا ہے، ان شاءاللہ وہ دیکھیں گے کہ ایک سال کے اندر اندر کافی بہتری آئے گی۔ انہوں نے ایک بات کی، جس وقت میں ہیلتھ منسٹر تھا، صرف ایک چیز کی وجہ سے کہ ماں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی، اس وجہ سے Twenty three percent بچے مر جاتے تھے، یہ Awareness بھی ہے، ساتھ ساتھ ایک قانون یہاں پاس ہوتا ہے، I don't know مجھے نہیں پتہ کہ اس قانون کا کیا ہوا؟ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں لیکر آیا تھا، وہ دودھ کے حوالے سے تھا، Breast

feeding law، یہ Breast feeding law میں نے یہ باقاعدہ درج کیا تھا کہ جو بھی دودھ باہر سے آئے گا، اس صوبے میں فروخت ہوگا، اس کے اوپر لکھا ہوگا کہ ماں کے دودھ کے برابر کوئی دودھ نہیں یا ماں کے دودھ کے متبادل کوئی دودھ نہیں، ہم روزانہ ٹی وی پر اشتہار دیکھتے ہیں کہ یہ بہترین دودھ ہے، اس سے یہ خواتین یا لوگ یہ تاثر لیتے ہیں کہ یہ دودھ پلانا چاہیئے، حالانکہ جو Mortality rate show کیا گیا، اس دودھ کی وجہ سے Twenty three percent بچے اپنی زندگی سے جان کھو بیٹھتے ہیں، میرے خیال میں ان چیزوں کو ہمیں Focus کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، افغانستان کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی کہ وہاں پر نزدیک جوایریا ہے، وہاں پر لوگوں کو مشکلات ہیں، ابھی صوبائی حکومت نے ایک تجویز دی ہے، اس پر تھوڑا بہت کام شروع بھی ہو چکا ہے کہ جہاں پر دلوں کے امراض کا جو ہسپتال بنا ہے، وہاں پر باقاعدہ کاؤنٹر بھی بنا دیا گیا ہے لیکن ہم میڈیکل کے ویزے جو افغانستان کے Patients کے لئے جاری کرنے جا رہے ہیں، اس میں یہ ہوگا کہ وہاں پر ان کو ایک تو یہ آسانی ہوگی کہ ان کے پاس کارڈ ہوگا، وہ جب یہاں آئیں گے تو بڑی عزت کے ساتھ آئیں گے، کوئی پولیس ان کو تنگ نہیں کرے گی اور ساتھ ہم یہ بھی کریں گے کہ ان کے لئے یہاں پر پہلے سے ہسپتال کے اندر ڈاکٹروں سے ٹائم لیا جائے گا، یہ ایک Mechanism بن رہا ہے جناب سپیکر، انہوں نے جن مشکلات کا ذکر کیا وہ کافی حد تک حل ہو جائیں گی ان شاء اللہ۔ باقی جو "سورہ" ہے تو "سورہ" کے بارے میں کوئی قانون موجود نہیں ہے، کوئی ایسا Specific قانون موجود نہیں ہے، وہ دوسری تیسری جگہ سے کہ جی زبردستی، یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، وہ دفعات لگ جاتی ہیں لیکن بعد میں جا کر ان دفعات سے وہ ملزم نکل آتے ہیں، میرے خیال سے میں یہ تجویز بھی دوں گا، تجویز نہیں بلکہ میں Accept کروں گا کہ جنہوں نے تجویز دی ہے جناب سپیکر، اس کے لئے مؤثر قانون سازی ہوگی، اس حوالے سے ہم کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیصل زیب صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

جناب فیصل زیب: شکریہ جناب سپیکر، دو تین دن پہلے میرے حلقے پورن میں ایک ہی گھر میں باپ اور تین بیٹوں کو قتل کیا گیا ہے، یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے، ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے لیکن دو دن سے شانگلہ کی تاریخ میں سب سے بڑا احتجاج کیا گیا ہے اور وہ احتجاج صرف اس لئے کہ ان کو انصاف فراہم کیا جائے۔ قاتلوں کو پکڑا گیا ہے لیکن سیکورٹی اداروں پر لوگوں کا بھروسا نہیں، اس لئے میری اپنے عوام کی طرف

سے آپ کو درخواست ہے کہ آپ منسٹر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنالیں تاکہ اس کی شفاف انکوائری ہوسکے اوران بچوں کوانصاف مل سکے۔ شکریہ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: واقعی یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہواہے،ایک گھر میں یہ واقعہ ہوا ہے، میں پولیس کو داد دوں گا کہ انہوں نے قاتل گرفتار کر لئے ہیں،ان شاء اللہ بالکل انصاف ہوگا کیونکہ چیزیں تو پھر عدالت میں جاتی ہیں، عدالت انصاف دیتی ہے۔ جہاں تک انہوں نے سیکورٹی اداروں کے اوپر تحفظات کا اظہار کیا، بے شک اگر یہ چاہتے ہیں، سارا معاملہ Investigation کے اندر ہوتا ہے، اگر ان کو Investigation officer کے اوپر بھروسا نہیں ہے تو ہم کسی دوسرے ضلع سے لاکر ان کی Investigation کرا سکتے ہیں لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو انصاف ضرور ملے گا ان شاء اللہ اور انصاف عدالتیں ہی دیتی ہیں اور جو کارروائی پولیس نے کی ہے، میرے خیال سے اس کو Appreciate کرناچاہیئے۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 11:00 a.m. Monday, morning, 19th April, 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 19 اپریل 2021ء صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)